ماہنامہ سیدھا راستہ

جولائی 2020ء

seedharastah.com

مرکزی دفتر: **جامع مسجد نگینہ**

بلاک بی تھری گجرپورہ چائنہ سکیم، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یاسیدی یاحبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دینِ حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اردو

بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا اکتیسواں سال

بیادگار

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول،
امینِ علم لدنی، قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین منظور نظر داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)
قدس سرہ العزیز

مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زمزم
رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
منیر احمد یوسفی
رحمہ اللہ تعالیٰ

بفیضانِ نظر
حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ (ایم۔اے)
صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
غیراجِ شرافت، زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول
منیر اسلام

رکن کونسل آف جرائد اہلسنّت پاکستان

ظلِ عنایت
مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ **بشیر احمد یوسفی**
مجمع انوار نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ **خلیل احمد یوسفی**

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

سرپرستِ اعلیٰ
خادمِ دین اسلام
پیر بشیر احمد یوسفی زید مجدہ الکریم
0313-3333777

مدیرِ اعلیٰ
خادمِ دین اسلام
مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی ایم فل

مدیرِ معاون
مفتی محمد آصف یوسفی
علامہ سلیمان شفیق یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز
پیرِ طریقت شیخ فہد احمد یوسفی
حافظ ظفر یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی)
محمد عثمان علی یوسفی

حُسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ۔ منقبت۔	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	6
4	تین کی برکات۔	9
5	اللہ عزوجل کی پناہ۔	16
6	ولی کامل پیرِ طریقت حضرت علامہ منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ۔	23
7	حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام۔	33
8	قربانی اور اُس کے مسائل۔	42
9	ذوالحجہ کا پہلا عشرہ اور ثواب۔	46
10	فضائل قرآن مجید۔	40
11	مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ	47

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات وسعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیرِ انتظام صاحبزادہ والا شان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا
ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' 480-C-1 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور
متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق
0321-8868693

کمپوزرز و ڈیزائنر عظیم احمد یوسفی، محمد اعظم یوسفی، احسن علی

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلشر حافظ خلیل احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

قیمت فی شمارہ 40 روپے

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر۔ 977-A بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv

حمدِ باری تعالیٰ

ازقلم: حضرت علامہ صاحبزادہ محمد اللہ دتہ زمزم یوسفی

حمد تیری ذَات کو اَے کار ساز و کردگار
میں ترا بندہ خداوندا عمل سے شرمسار

یا رب اقلیمِ جہاں کا راز تیرا با وقار
ہے ترے ہی زیرِ فرماں سب عروج و اِفتخار

لالہ و نرگس کلی متلاشیءِ صد نو بہار
ہر کسی کے واسطے تُو لمحہ لمحہ غم گُسار

میرے باطن کے چمن کا ہے گریباں تار تار
دِل گلوں کا خواہش مند ہے ڈَس رہی ہے نوکِ خار

پوری ہوں گی دیدہءِ پُرنم کی ساری حسرتیں
سایہءِ رحمت ترا دے گا اگر دِل کو قرار

لاکھ کوتاہی سہی رَحمت سے مایوسی نہیں
آنکھیں اِحساسِ ندامت سے ہیں بے شک اَشکبار

رات دِن رنج و اَلم سے دِل ہے رَنجیدہ بڑا
اِتنا ہے بارِ گناہ شرمندہ ہوں پروردِگار

ہر جگہ ہیں تیرے اَلطاف و کرم کی بارشیں
دُنیا و محشر میں تیری رَحمتیں ہیں بے شمار

ہر گھڑی ہر کوئی سائل ہے تری سرکار میں
ادنیٰ سے ادنیٰ کا تیری رَحمتوں پر انحصار

اَب کرم کی ڈالیاں زمزمؔ کا بن جائیں نصیب
ڈھونڈتا پھرتا ہے تیرے فضل کے لیل و نہار

منقبت

ازقلم: غلام عباس ولیؔ نظامی قادری

ذی قدر ہیں ذیشان ہیں منیر احمد یوسفی
مؤمنوں کی جان ہیں منیر احمد یوسفی

مصطفیٰ سے ہے وفا کر کے دِکھائی آپ نے
با وفا اِنسان ہیں منیر احمد یوسفی

مصطفیٰ کے راستے پر آپ کا ہے ہر عمل
قوتِ ایمان ہیں منیر احمد یوسفی

آپ کی گفتار سے رازِ نبی ہم پر عیاں
فقر کی برہان ہیں منیر احمد یوسفی

ہو طریقت ' معرفت یا ہو حقیقت مؤمنو!
علم حق کی جان ہیں منیر احمد یوسفی

آگیا جو غمزدہ اُس کا مداوہ کر دیا
درد کا درمان ہیں منیر احمد یوسفی

فیض پاتے ہیں یہاں پر سب سلاسل اے ولیؔ
دین کے سلطان ہیں منیر احمد یوسفی

> یا الٰہی بخش مجھ کو چہرہؑ تر کی بہار
> خوش نما' خوش رُو منیرِ خوش بیاں کے واسطے
>
> حشر کے دن سائباں ہوں یا خدا سارے ولی
> صائمؔ ناچیز و ہم بیچارگاں کے واسطے

ولی ہوندے نے جتھے اوہ سدا دربار وسدے نے
اوہ تھانواں وسدیاں نے جتھے خدا دے یار وسدے نے

اداریہ

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ عمر ثانی کے مزارِ مبارک کی بے حرمتی

مشرق وُسطیٰ کے اِسلامی ملک شام کے صوبے ادلب کے شہر ادھیر الشرقی میں خلیفۃ المسلمین خلیفہ سادس (چھٹے خلیفہ) حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور اُن کی اہلیہ کی قبور کی جنونی دہشتگردوں نے بے حرمتی کرتے ہوئے اُن کو مسمار کر دیا اور اُن کے اَجساد مبارکہ کو نکال کر لے گئے' بعض اطلاعات کے مطابق اُن کو جلا دیا گیا۔ (معاذ اللہ)

واضح ہو کہ حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا تعلق عرب کے قبیلہ بنو امیہ سے تھا' جو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بعد ایک عرصہ تک جزیرۃ العرب میں حکمران رہا۔ اِس دوران ظلم و ستم کی بہت سی داستانیں بھی اُس قبیلہ سے منسوب ہوئیں۔ بہر حال حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی پرورش نہایت ناز و نعمت کے ماحول میں ہوئی' آپ نہایت نفیس اور خوش وضع طبیعت کے حامل شخصیت اور شاہانہ طرز زندگی کے دلدادہ ہونے کے ساتھ خشیتِ الٰہی سے لبریز تھے۔ لیکن جب حکمرانی کا بھاری بوجھ آپ کے کندھوں پر آپڑا تو آپ نے انتہائی منکسر المزاج زندگی گزاری اور رعایا کی فلاح و بہبود کے کاموں میں سرگرم عمل ہو گئے۔ ان کا دورِ حکومت تقریباً اڑھائی سال کے عرصہ پر محیط ہے۔ اُنہوں نے اِس دوران اموی حکمرانوں کے ظلم و ستم اور زیادتیوں کا ازالہ کرنے کی نہایت کامیاب کوششیں کیں۔ اُنہوں نے اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی تمام جائیداد بیت المال میں جمع کرا دی اور بیت المال سے ملنے والے سرکاری وظیفے پر گزارہ کرنے لگے۔ اُن کے دورِ حکومت میں آٹھ ضلعوں میں بھیجی گئی زکوٰۃ کی رقم اِس وجہ سے واپس آ گئی کہ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں تھا۔ اُن کا اڑھائی سالہ دورِ حکومت نہایت سنہری دَور تھا۔ اُن کے بہترین طرزِ حکمرانی کی بناء پر اُن کو عمر ثانی کہا جاتا ہے اور خلفائے راشدین میں شمار کیا جاتا ہے۔ حکمرانوں میں حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ واحد حکمران تھے' جن کی شخصیت تمام طبقات میں احترام کی نظر سے دیکھی گئی اور صرف اُنہی کا مقبرہ تعمیر ہوا جو ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کے لئے مرجع خلائق ہوا۔ اِن حقائق کے باوجود شقی القلب دہشتگردوں نے اُن کی قبروں کی بے حرمتی کی۔

یہ دِل خراش 2020ء کو اُس وقت ہوا جب اَدلب میں دہشتگرد تنظیم کا کنٹرول تھا۔ لیکن ازاں بعد جب شامی فوج نے اُس علاقے کو داعش کے کنٹرول سے آزاد کرایا اور شامی ٹیلیویژن ''ثناء'' نے جشن کے انداز میں اِس شرمناک واقعہ کی تصاویر جاری کیں تو عالم اسلام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور مسلمانوں میں یہ تاثر جاگزیں ہوا کہ شامی حکومت اِس مذموم حرکت کی پشت پناہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں مختلف مذہبی حلقوں کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ شامی سفیر کو ملک بدر کرتے ہوئے شامی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ خلیفۃ المسلمین عمر ثانی حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور اُن کی اہلیہ کے اَجساد کو فوری بازیاب کروا کر دوبارہ اُسی جگہ دفن کیا جائے اور ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے اُن کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

قارئین! مشاہیر اِسلام کی قبور اور مزارات کی توہین و بے حرمتی کا یہ پہلا واقعہ نہیں۔ اس سے قبل ماضی بعید میں مدینہ منورہ کے قدیمی قبرستان جنت البقیع اور مکۃ المکرّمہ میں جنت المعلیٰ اور مسجد قباء شریف سے متصل قبرستان جہاں بیشتر امہات المؤمنین' اہل بیت اطہار اور جید صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدفون ہیں اور عثمانی ترکوں کے دور میں اُن کی قبروں کو پختہ کیا گیا لیکن بعد ازاں آلِ سعود نے اُن کو مسمار کر دیا۔ اس پر دنیا بھر کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے تو 1985ء میں ایک معاہدے کی رو سے حکومت پاکستان نے یہ ذمہ داری قبول کی کہ وہ جنت البقیع کے مزاراتِ مقدسہ کے تقدس کی بحالی کے لئے کردار ادا کرے گی لیکن افسوس کہ ماسوائے ہر سال 8 شوال المکرّم کو ''یوم

انہدام جنت البقیع'' منانے کے اور کوئی خاص پیش رفت سامنے نہیں آئی۔ لہٰذا جنت البقیع میں مزارات اور قبور کو منہدم کرنے والی فکر و سوچ مزید پختہ ہوئی۔ نتیجتاً سعودی عرب میں ابواء کے مقام پر سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت سیّدۃ اماں آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبرانور کو مسمار کر دیا گیا۔ شام میں حضرت سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس کو پامال کیا گیا۔ علاوہ ازیں بے شمار اولیاء اللہ کے مزارات کو نشانہ بنایا گیا' تو اُمتِ مسلمہ کی طرف سے کسی خاص ردِ عمل یا احتجاج کا اظہار یا تادیبی کارروائی نہ ہونے کی وجہ سے آج یہ نوبت آئی ہے کہ خلیفۃ المسلمین عمر ثانی حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اور اُن کی اہلیہ کی نہ صرف قبروں بلکہ اُن کے اَجساد مبارکہ کی بھی بے حرمتی کی گئی ہے۔ اِس مکروہ فعل کے باوجود بھی عالم اسلام بالخصوص اسلامی حکمران مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ حکومتی سطح پر کسی مسلم ملک نے تحریراً بھی شامی حکومت سے اِس بارے احتجاج تک نہیں کیا' محض چند مذہبی حلقوں کی طرف سے اِس واقعہ کی مذمت کی جارہی ہے جو ایسی وحشیانہ حرکات کے تدارک کے لئے قطعاً بے اثر ہے۔ مسلمان حکمرانوں کی ایسی شرانگیز کارروائیوں کا بطورِ خاص نوٹس لیتے ہوئے شرپسند عناصر کو منظر عام پر لاکر اُن کا محاسبہ کرنے کی اَشد ضرورت ہے' بصورتِ دیگر اُمت (خدانخواستہ) مزید اِنتشار کا شکار ہو جائے گی۔ اِسلام کہتا ہے: ''کسی شخص کا قبر پر بیٹھنے کے مقابلے میں اُن انگاروں سے گزرنا اچھا ہے جس سے اُس کے کپڑے اور جِلد جَل جائے''۔ قارئین! اَندازہ لگائیں کہ کس قدر قبروں کی حرمت بیان ہوئی ہے۔ قبر پر بیٹھنا کتنا خطرناک فعل ہے چہ جائیکہ قبروں کی بے حرمتی کی جائے' اُن کو توڑا جائے اور پھر مدفون اَجساد کو نکال کر جلا بھی دیا جائے۔ (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ) اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے امت محمدیہ کو ایسے شرپسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

سندھ اور پنجاب اسمبلی کی قراردادیں

یہ بات نہایت خوش کن اور اطمینان بخش ہے کہ صوبہ سندھ کی صوبائی اسمبلی نے تحریک لبیک کے مفتی فخر قاسمی کی کاوش سے تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں متفقہ طور پر ایک قرارداد کے ذریعے اِس بات کو یقینی بنایا ہے کہ سرورِ کائنات حضور سیّدنا حضرت محمد ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ خاتم النّبیین لازمی لکھا جائے۔ ادارہ ''ماہنامہ سیدھا راستہ'' لاہور' سندھ اسمبلی کے اس اقدام پر خراج تحسین اور مبارک باد پیش کرنے کے ساتھ اِس بات کا خواستگار ہے اس کو باقاعدہ بل کے ذریعے قانون کا درجہ دیا جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کارِ خیر کا اجر اور توفیق دے۔ (آمین)

دوسری طرف پنجاب اسمبلی نے بھی ایک قرارداد کے ذریعے حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ' اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ مفسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عقیدہ ختم نبوت کے بارے گستاخانہ مواد کی حامل کتب بالخصوص The First Muslim, Short Story of Islam اور After The Prophet پر فوری پابندی لگاتے ہوئے متعلقہ محکمے کو پابند کیا ہے کہ اِن کتابوں کا تمام سٹاک مارکیٹ سے اٹھا کر ضبط کرے اور ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کر کے رواں اجلاس میں اس کی رپورٹ پیش کی جائے کہ گستاخانہ مواد کی حامل کتابیں کیونکر پرنٹ ہوئیں اور کس طرح مارکیٹ میں فروخت ہو رہی ہیں۔ قرارداد میں مزید کہا گیا کہ یہ بات ہمارے لئے باعث ندامت اور لمحہ فکریہ ہے کہ پاک سرزمین پر ایسی کتابیں چھپ اور فروخت ہو رہی ہیں' قرارداد کے حق میں اظہار خیال کرتے ہوئے بعض اَرکان نے واشگاف الفاظ میں اِس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ

(باقی صفحہ نمبر 30 کالم نمبر 2 کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکہ: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیّرِ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خیرکم من تعلم القرآن و علمہ

تفسیرِ یوسفی

خاکہ ثانی: صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نیّرِ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: خادمِ دینِ اسلام خلیل احمد یوسفی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہٖ واصحابہٖ اجمعین اما بعد

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا o (سورۃ النسآء آیت:31) ''اگر تم بچتے رہو گے اُن بڑے بڑے کاموں سے روکا گیا ہے تمہیں جن سے' تو ہم محو (ختم) کر دیں گے تمہارے (نامہ اَعمال) سے تمہاری برائیاں اور ہم داخل کریں گے تمہیں عزت کی جگہ میں''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: سورۂ نساء میں پانچ آیات مبارکہ ہیں اگر اُن کے بدلے میں میرے لئے دُنیا و مافیہا ہوتو مجھے کوئی خوشی نہ ہوتی۔ مَیں چاہتا ہوں جب لوگ اِن آیاتِ مبارکہ کے پاس سے گزریں گے (دورانِ تلاوت قرآنِ مجید) تو اُنہیں پہچان لیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (عزّوجلّ) کا فرمان ہے: (1) اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ (2) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ (النسآء:40)' (3) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ (النسآء:48)' (4) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ (النسآء:64)' (5) وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ. (النسآء:110) 1

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ہمارے رب عزوجل کی جانب سے' ہمیں جو پہنچا ہے ہم نے اُس جیسا نہیں دیکھا' وہ یہ ہے کہ اُس نے ہم سے کبائر کے علاوہ ہر گناہ سے درگزر فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) فرماتا ہے: اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ 2

حضرت سیّدنا ابوہریرہ اور حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نورانی منبر مبارک پر جلوہ گر ہوئے پھر فرمایا: قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو آدمی پانچ نمازیں پڑھتا ہے' ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے' زکوٰۃ اَدا کرتا ہے' ساتوں قسم کے گناہِ کبیرہ سے اِجتناب کرتا ہے تو قیامت کے روز اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ دروازے ہوا سے ہل رہے ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی۔ 3

حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: جو آدمی گناہِ کبیرہ سے بچتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ (عزّوجلّ) نے اُس کے لئے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کبیرہ سے بچو' دُرست اَعمال کرو اور تمہیں بشارت ہو۔ 4

---

1 تفسیر ابن کثیر' سورۃ آل عمران آیت 199' درمنثور سورۃ النسآء آیت 31' فتح القدیر للشوکانی آیت 31' مستدرک حاکم حدیث 3194' شعب الایمان حدیث 2202' تفسیر طبری سورۃ النسآء آیت 31' جلد 5 ص 56۔ 2 درمنثور سورۃ النسآء آیت 31' فتح القدیر للشوکانی سورۃ النسآء آیت 31' صحیح ابن حبان حدیث 1748' تفسیر طبری سورۃ النسآء آیت 31' جلد 5 ص 55۔ 3 تفسیر طبری سورۃ النسآء آیت 31 جلد 5 ص 49۔ 4 تفسیر درمنثور سورۃ النسآء آیت 31' ابن کثیر سورۃ النسآء آیت 31' مسند احمد حدیث 15238۔

حضرت سیّدنا ابو ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مَیں نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے گناہ کبیرہ کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا ہر وہ شے جس میں اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم) کی نافرمانی ہو وہ گناہ کبیرہ ہے۔ 5

حضرت سیّدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ہر وہ گناہ جس کی نسبت اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ) نے آگ کی طرف کی ہے وہ گناہ کبیرہ میں سے ہے۔ 6

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' آپ سے پوچھا گیا کہ کیا گناہ کبیرہ سات ہیں؟ فرمایا: یہ تقریباً ستر ہیں۔ 7

حضرت سیّدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا' گناہ کبیرہ کتنے ہیں؟ کیا یہ سات ہیں؟ فرمایا یہ سات سو تک ہیں' بہت قریبی (اہم) سات تک ہیں۔ تاہم اِستغفار کے ساتھ کوئی گناہ کبیرہ نہیں ہوتا اور اِصرار کرنے کی صورت میں صغیرہ نہیں ہوتا۔ 8

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہر وہ گناہ جس پر بندہ اِصرار کرے وہ گناہ کبیرہ ہے اور جس گناہ سے بندہ توبہ کرے وہ کبیرہ نہیں۔ 9 (کبیرہ گناہ توبہ سے اور صغیرہ گناہ نیک کاموں سے معاف ہوجاتے ہیں)

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے اِجتناب کرو' لوگوں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) وہ کون سی ہیں؟ فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلّ جلالہٗ) کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' ناحق کسی کو قتل کرنا' جادو کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے بھاگنا' پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ 10

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: گناہ کبیرہ (9) نو ہیں: اللہ (تبارک وتعالیٰ عزّوجلّ) کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' ناحق کسی اِنسان کو قتل کرنا' پاک دامن عورت پر تہمت لگانا' میدان جنگ سے بھاگنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' کسی پر جادو کرانا' مسجد حرام میں گناہ کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ 11

(سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ) کے اولیاء نمازی ہوتے ہیں' جو پانچ نمازیں اَدا کرتا ہے' جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں' جو خوش دِلی کے ساتھ اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہے' جو ثواب کی نیت سے ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے اور گناہ کبیرہ سے اِجتناب کرتا ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) گناہِ کبیرہ کتنے ہیں؟ فرمایا نو ہیں: اُن میں سب سے بڑا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' ناحق مومن کو قتل کرنا' میدانِ جنگ سے بھاگ جانا' پاک دامن عورت پر تہمت لگانا' جادو کرنا' یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا' بیت

---

5 تفسیر فخر الرازی سورۃ النسآء آیت 31' تفسیر طبری سورۃ النسآء آیت 31' تفسیر ابن کثیر سورۃ النسآء آیت 31' فتح القدیر للشوکانی آیت 31۔ 6 تفسیر طبری سورۃ النسآء آیت 31' درمنثور سورۃ النسآء آیت 31' فتح القدیر للشوکانی سورۃ النسآء آیت 31۔ 7 تفسیر طبری سورۃ النسآء آیت 31۔ 8 تفسیر طبری سورۃ النسآء آیت 31' درمنثور سورۃ النسآء آیت 31۔ 9 تفسیر طبری سورۃ النسآء آیت 31۔ 10 تفسیر ابن ابی حاتم سورۃ النسآء آیت 31' تفسیر ابن کثیر سورۃ النسآء آیت 31' تفسیر مظہری سورۃ النسآء آیت 31' فتح القدیر للشوکانی سورۃ النسآء آیت 31' تفسیر قرطبی سورۃ الانفال آیت 15' سنن ابی داؤد حدیث 2874' صحیح ابن حبان حدیث 5561' شعب الایمان حدیث 250,4000,6231' شرح السنۃ للبغوی حدیث 45' سنن نسائی حدیث 3671' صحیح مسلم حدیث 89,145' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 12667,15851,17128۔ 11 تفسیر ابن ابی حاتم حدیث 5200' تفسیر درمنثور سورۃ النسآء آیت 31' تفسیر روح المعانی سورۃ النسآء آیت 31' سنن ابی داؤد حدیث 2875' مسند احمد حدیث 3303' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 6723۔

اللہ شریف میں گناہ کا اِرتکاب کرنا جو تمہارے زندوں اور مُردوں کا قبلہ ہے۔ 12
حضرت سیّدنا عبداللہ بن عُمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے پانچ نمازیں پڑھیں، (7) سات گناہ کبیرہ سے اِجتناب کیا اُسے جنت کے دروازوں سے ندا کی جائے گی کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ عرض کیا گیا، کیا تم نے سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا: ہاں! والدین کی نافرمانی کرنا، اللہ تبارک وتعالیٰ (عزّوجلّ) کے ساتھ شریک ٹھہرانا، مسلمان کو قتل کرنا، پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے بھاگ جانا اور سود کھانا۔
(سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مقدس فرمایا: جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ (جلّ جلالہٗ) کی عبادت کی جب کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا تھا، نماز قائم کی، زکوٰۃ اَدا کی، ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھے اور گناہ کبیرہ سے اِجتناب کیا تو اُس کے لئے جنت ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا، گناہ کبیرہ کون سے ہیں؟ فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، مسلمان کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے بھاگنا۔ 13
(سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف ایک خط لکھا جس میں فرائض، سنن اور دیتوں کا ذکر تھا۔ ساتھ ہی حضرت سیّدنا عُمر و بن حزم رضی اللہ عنہ کو ایک مکتوب بھیجا۔ اِس مکتوب میں یہ تھا کہ قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کے ہاں سب سے بڑا گناہ اللہ تبارک وتعالیٰ (عزّوجلّ) کے ساتھ شرک کرنا، مؤمن کو ناحق قتل کرنا، جنگ کے روز میدان جنگ سے بھاگ جانا، والدین کی نافرمانی کرنا، پاک دامن عورت پر تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا۔
حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (سیّد کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے گناہ کبیرہ کا ذکر فرمایا، اِرشاد مبارک فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ (عزّوجلّ) کے ساتھ شرک کرنا، کسی اِنسان کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ فرمایا کیا مَیں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ جھوٹی بات کرنا یا جھوٹی شہادت دینا۔ 14
حضرت سیّدنا عبداللہ بن عُمر و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ عظیم فرمایا: سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے والدین کو بُرا بھلا کہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ایک آدمی اپنے والدین کو کیسے بُرا بھلا کہتا ہے۔ فرمایا وہ کسی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اُس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اِس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (تو ایسے ہی ہے کہ یہ اپنے والدین کو گالی دلوانے کا سبب ہوا) 15
حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جس نے بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کیا تو وہ گناہ کبیرہ کے دروازے پر آ گیا۔ 16

---

12 مستدرک حاکم جلد 1 ص 127 حدیث 197، دارالکتب العلمیہ بیروت، تفسیر ابن ابی حاتم حدیث 5200، تفسیر ابن ابی حاتم سورۃ النسآء آیت 31، درمنثور سورۃ النسآء آیت 31، سنن ابی داؤد حدیث 2875، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 6723، کنز العمال حدیث 7800، الترغیب والترہیب حدیث 2088۔ 13 تفسیر طبری سورۃ النسآء آیت 31۔ 14 تفسیر طبری سورۃ النسآء آیت 31۔ 15 مسلم مع شرح نووی جلد 2 ص 73 حدیث 146، ترمذی مع عارضۃ الاحوذی جلد 11 ص 113 حدیث 3020، دارالکتب العلمیہ بیروت، تفسیر ابن کثیر سورۃ النسآء آیت 31، درمنثور سورۃ النسآء آیت 31، تفسیر خازن سورۃ النسآء آیت 31، سنن ابی داؤد حدیث 5141، مسند احمد حدیث 7029، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 14192، شعب الایمان حدیث 7485، صحیح بخاری حدیث 5973۔ 16 مستدرکِ حاکم حدیث 1020، ترمذی حدیث 188، السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 5561۔

تین کی برکات

ازقلم: پیرطریقت، رہبرشریعت، صوفی باصفا، حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب: خلیل احمد یوسفی عفی عنہ (ایم۔فل)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہادری:

حضرت سیّدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”(سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے (حضرت سیّدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)، جو کہ (سیّدِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے، کے ساتھ اپنے اُونٹ بھیجے اور میں بھی اُن کے ساتھ تھا، جب ہم نے صبح کی تو عبدالرحمٰن فرازی نے اَچانک (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے اُونٹوں پر حملہ کر دیا، میں ایک اُونچی جگہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ منورہ کی طرف رُخ کر کے تین بار آواز دی، لڑائی کا وقت آ گیا، پھر میں نے اُن لوگوں کا پیچھا کیا، میں اُن پر تیر برسا رہا تھا اور رجزیہ شعر پڑھ رہا تھا، میں ابن اکوع ہوں اور آج رذیل لوگوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ چنانچہ میں اُن پر تیر برساتا رہا اور اُن کی سواریوں کو زخمی کرتا رہا، حتی کہ (سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے تمام اُونٹ میں نے اُن کے قبضہ سے آزاد کروالئے اور میں پھر بھی اُن کا پیچھا کر کے اُن پر تیر اَندازی کرتا رہا حتی کہ اُنہوں نے وزن ہلکا کرنے کے لیے تیس چادریں اور تیس نیزے پھینک دیئے، وہ جو بھی چیز پھینکتے میں اس پر پتھر کی نشانی لگاتا جاتا تاکہ (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) اسے پہچان سکیں، حتی کہ میں نے (سیّد الکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے شہ سواروں کو دیکھا اور (سیّد العالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے شہ سوار (حضرت سیّدنا) ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) نے عبدالرحمٰن فرازی کو جالیا اور اُسے قتل کر دیا، (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج ہمارا بہترین شہ سوار ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) ہیں، اور ہمارا بہترین پیادہ سلمہ (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ راوی بیان فرماتے ہیں، پھر (اِمام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصّے دیئے، ایک حصّہ گھڑ سوار کا اور ایک حصّہ پیادہ کا، آپ ﷺ نے وہ دونوں میرے لئے جمع فرما دیئے، پھر (ختم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ واپس آتے ہوئے مجھے (اپنی اُونٹنی) عضباء پر اپنے پیچھے سوار فرمالیا“۔[1]

مالِ غنیمت تقسیم کرتے وقت تین دفعہ اعلان کرنا:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ”جب (قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو مالِ غنیمت ملتا تو آپ ﷺ (حضرت سیّدنا) بلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم فرماتے تو وہ عام اِعلان کرتے جس پر صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) وہ مالِ غنیمت لے کر حاضر ہوتے جوان کے پاس ہوتا، آپ ﷺ اس میں سے خمس نکالتے اور اسے تقسیم فرماتے، چنانچہ ایک آدمی اس سے ایک روز بعد بالوں سے بنی ہوئی ایک لگام لے کر آیا اور عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مالِ غنیمت میں ملنے والے مال میں یہ بھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے (حضرت سیّدنا) بلال (رضی اللہ عنہ) کو تین مرتبہ اِعلان کرتے ہوئے سنا تھا؟ اُس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر کس چیز نے تجھے اِسے لانے سے منع کیا؟ اُس نے معذرت پیش کی، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: اَب تم اِسے قیامت کے روز لاؤ گے، میں اسے تم سے ہرگز قبول نہیں کروں گا“۔[2]

آپ ﷺ کی بارگاہ میں تین دفعہ عرض کرنا:

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”(رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو کچھ دیا اور میں بیٹھا ہوا تھا، (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اُن میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا وہ مجھے ان میں سے زیادہ پسندیدہ تھا، چنانچہ میں کھڑا ہوا اور عرض کیا،

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر 3989، مسلم حدیث نمبر 4678۔ [2] مشکوٰۃ حدیث نمبر 4012، ابوداؤد حدیث نمبر 2712، مرقاۃ جلد 7 ص 529، مسند احمد جلد 2 ص 213۔

فلاں شخص کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں' (سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلکہ (میں اسے) مسلمان (سمجھتا ہوں)۔ (حضرت سیّدنا) سعد (رضی اللہ عنہ) نے تین بار اَیسے ہی عرض کیا اور آپ ﷺ نے انہیں اَیسے ہی جواب اِرشاد فرمایا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں آدمی کو دیتا ہوں' جبکہ دوسرا شخص (جسے میں نہیں دیتا) اس کی نسبت مجھے زیادہ پیارا ہوتا ہے' اِس اَندیشے کے پیشِ نظر دیتا ہوں کہ وہ اپنے چہرے کے بل جہنم میں نہ ڈالا جائے''۔ 3

تین بار اِعلان کرنے کا حکم:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں' اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث شریف بیان فرمائی' اُنہوں نے فرمایا: ''جب غزوۂ خیبر کا دن تھا تو (نبی قبلتین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) کی ایک جماعت آئی اور اُنہوں نے کہا' فلاں شہید ہے' فلاں شہید ہے' حتی کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے کہا' فلاں شہید ہے۔ (سیّد عرب وعجم حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں' میں نے اُسے ایک چادر کی وجہ سے' جو اُس نے خیانت کی تھی' جہنم میں دیکھا ہے۔ پھر فرمایا: اے ابنِ خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) جاؤ اور تین بار اِعلانِ عام کر دو کہ جنت میں (کامل) مومن داخل ہوں گے۔ وہ بیان کرتے ہیں' میں نکلا اور تین بار اِعلان کیا' سن لو! جنت میں صرف مومن ہی جائیں گے''۔ 4

تین دن کی ضیافت:

حضرت سیّدنا اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم جزیہ مقرر فرمایا' اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی ضروریاتِ زندگی اور تین دن کی ضیافت''۔ 5

تین شرائط صلح حدیبیہ:

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''(احمد مختار حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے تین شرائط پر صلح کی' (1) مشرکین میں سے جو شخص آپ ﷺ کے پاس آئے گا اُسے واپس کیا جائے گا' (2) مسلمانوں کی طرف سے جو اُن کے پاس آئے گا تو اُسے واپس نہیں کیا جائے گا اور (3) وہ اَگلے سال مکہ مکرمہ آئیں گے اور تین دن قیام کریں گے اور وہ اپنا اسلحہ تلوار' کمان وغیرہ چھپا کر (نیام میں بند کر کے) لائیں گے۔ اِتنے میں (حضرت) ابوجندل (رضی اللہ عنہ) اپنی بیڑیوں میں جھکڑے ہوئے آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں واپس کر دیا''۔ 6

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(نبی الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کا اِرادہ فرمایا تو اہل مکہ مکرمہ نے اِنکار کر دیا کہ وہ آپ (ﷺ) کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی اِجازت دیں حتی کہ آپ (ﷺ) نے اُن سے اِس بات پر صلح کی کہ آپ (ﷺ) آئندہ سال آئیں گے اور وہاں تین روز قیام کریں گے' جب اُنہوں نے تحریر میں آپ ﷺ سے یہ لکھوانا چاہا کہ یہ وہ بات ہے جس پر محمد رسول اللہ (ﷺ) نے مصالحت کی' اُنہوں نے کہا' ہم اِس کا اِقرار نہیں کرتے' اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ (جل جلالہ) کے رسول (ﷺ) ہیں تو ہم آپ (ﷺ) کو نہ روکتے' لیکن آپ محمد بن عبداللہ ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: میں رسول اللہ (ﷺ) ہوں اور میں محمد بن عبداللہ ہوں۔ پھر آپ (ﷺ) نے (حضرت) علی

3 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4030' مسلم حدیث نمبر 329' بخاری حدیث نمبر 1478' مرقاۃ جلد 7 ص 540۔ 4 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4034' مسلم حدیث نمبر 309' مرقاۃ جلد 7 ص 545' ترمذی حدیث نمبر 1574' دارمی جلد 2 ص 302 حدیث نمبر 2489۔ 5 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4041' مالک حدیث نمبر 623۔ 6 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4093' بخاری حدیث نمبر 2698-2700' مسلم حدیث نمبر 4631' مرقاۃ جلد 7 ص 567۔

(رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: لفظ رسول اللہ مٹا دیں۔ اُنہوں نے عرض کیا' اللہ (عزوجل) کی قسم! میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم کے نام) کو نہیں مٹاؤں گا۔ چنانچہ (شفیع اُمّت حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلم اپنے (نورانی) ہاتھ (مبارک) میں لیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہتر طور پر نہیں لکھ سکتے تھے' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لکھا کہ یہ صلح نامہ محمد بن عبداللہ کی طرف سے ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے تو تلوار نیام میں رکھیں گے اور مکہ مکرمہ والوں میں سے اگر کوئی آدمی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ جانا چاہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُسے اپنے ساتھ نہیں لے کر جائیں گے اور اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) میں سے کوئی قیام کرنا چاہے گا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُسے منع نہیں کریں گے' چنانچہ جب (اَگلے سال) وہ (مکہ مکرمہ میں) آئے اور مدت قیام پوری ہوگئی تو وہ لوگ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور کہا' اپنے ساتھی سے کہو کہ مدت قیام پوری ہوچکی ہے لہٰذا یہاں سے چلے جائیں' (صاحب التاج حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے''۔ 7

تین مقامات کا مال مخصوص تھا:

حضرت سیّدنا مالک بن اَوس بن حدثان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) کا اِستدلال یہ تھا' (سیّد الثقلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین مقامات کا مال مخصوص تھا' (1) بنونضیر' (2) خیبر اور (3) فدک کا۔ بنونضیر کی زمین وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات کے لئے مختص تھی' فدک مسافروں کے لئے مختص اور خیبر کی زمین کو (ابو القاسم حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حصّوں میں تقسیم فرما دیا تھا' دو حصّے مسلمانوں کے لئے اور ایک حصّہ اپنے اہل خانہ کے نفقہ کے لئے مقرر فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کے نفقہ سے جو بچ جاتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فقراء مہاجرین کے درمیان تقسیم فرما دیتے''۔ 8

تین روز کے بعد شکار کا ملنا:

حضرت سیّدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (داعی برحق حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **فِی الَّذِیْ یُدْرِکُ صَیْدَہٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ: فَکُلْہُ مَا لَمْ یُنْتِنْ** 9 ''اُس شخص کے متعلق فرمایا جو تین دن کے بعد اپنا شکار پاتا ہے' فرمایا: اگر وہ بدبودار نہیں ہے تو اُسے کھالے''۔

جن اور شیطان تین دفعہ تین روز پکارتا:

حضرت سیّدنا ابوسائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ہم (حضرت سیّدنا) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) کے پاس گئے' ہم اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس اثنا میں ہم نے ان کی چارپائی کے نیچے کوئی آہٹ سنی' ہم نے دیکھا کہ وہ سانپ تھا' میں اُسے قتل کرنے کے لئے جلدی سے اُٹھا جبکہ (حضرت سیّدنا) ابوسعید (رضی اللہ عنہ) نماز پڑھ رہے تھے' انہوں نے مجھے اِشارہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں' میں بیٹھ گیا' جب وہ فارغ ہوئے تو اُنہوں نے گھر میں ایک کمرے کی طرف اِشارہ کیا اور فرمایا: یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا' جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: اِس کمرے میں ہمارا ایک نو بیاہتا نوجوان تھا' اُنہوں نے فرمایا ہم (نبی آخر الزماں حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق کی طرف نکلے' وہ نوجوان نصف النہار کے وقت (معلم اِنسانیت حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِجازت حاصل کرکے اپنی اہلیہ کے پاس آجایا کرتا تھا' چنانچہ ایک روز اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِجازت طلب کی تو (نبی الحرمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: اپنا اسلحہ ساتھ لے جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے متعلق بنوقریظہ کا خطرہ ہے۔ اُس نے اپنا اسلحہ لیا اور اپنے گھر کی طرف چل دیا (جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو) اُس نے دیکھا کہ اُس کی اہلیہ دروازے پر ہے اُس نے غیرت میں آکر اُس کی طرف نیزہ بڑھایا تاکہ وہ اُسے

7 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4049' بخاری حدیث نمبر 2699' مسلم حدیث نمبر 4629' مرقاۃ جلد 4 ص 567۔ 8 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4062' ابوداؤد حدیث نمبر 2967' مرقاۃ جلد 7 ص 595۔ 9 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4068' مسلم حدیث نمبر 4986' نسائی حدیث نمبر 43043' مرقاۃ جلد 8 ص 8۔

مارے' اُس نے اسے کہا اپنا نیزہ روکیں اور کمرے میں جا کر دیکھیں کہ وہ کون سی چیز ہے جس نے مجھے باہر نکلنے پر مجبور کیا ہے' وہ داخل ہوا تو اُس نے ایک بہت بڑے اژدھے کو کنڈل مارے زمین پر دیکھا تو اُس نے نیزہ اس میں گھونپ دیا' پھر وہ باہر آ گیا اور اُسے گھر میں گاڑ دیا سانپ اُس (نیزے) پر تڑپنے لگا' معلوم نہیں ہو سکا کہ ان دونوں میں سے پہلے کون مرا' سانپ یا وہ نوجوان؟ راوی بیان کرتے ہیں' ہم (محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اِس کا تذکرہ کیا اور ہم نے عرض کیا' اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) سے دُعا فرمائیں کہ وہ اسے ہمارے لئے زندہ فرما دے' آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کے لئے مغفرت طلب کرو۔ پھر فرمایا: ان گھروں کے کچھ مکین ہیں' جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو اُسے تین بار گھر سے نکلنے پر مجبور کرو اگر وہ چلا جائے (تو ٹھیک) ورنہ اُسے مار دو' کیونکہ وہ کافر ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ میں جن ہیں' جو اِسلام قبول کر چکے ہیں' جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو اسے تین روز خبردار کرو' پھر اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اُسے قتل کر دو' کیونکہ وہ تو شیطان ہے''۔10

جنات کی تین اَقسام:

حضرت سیّدنا ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''جنوں کی تین قسمیں ہیں: (1) اس کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اُڑتے ہیں' (2) ایک قسم سانپوں اور کتوں کی ہے اور (3) ایک قسم یہ ہے کہ وہ پڑاؤ ڈالتے ہیں' اور کوچ کرتے ہیں''۔11

تین اُنگلیوں سے کھانا کھانا:

حضرت سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ تین (نورانی) اُنگلیوں (مبارک) سے کھانا تناول فرماتے اور ہاتھ (مبارک) صاف کرنے سے پہلے چاٹ لیتے تھے''۔12

تین کا کھانا چار کے لئے کافی:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' تاجدارِ اَنبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو (آدمیوں) کا کھانا تین کے لئے کافی ہوتا ہے جبکہ تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے''۔13

دو یا تین مرتبہ فرمایا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے گھر میں کھجوریں ہوں وہ لوگ بھوکے نہیں رہتے۔ ایک دوسری روایت میں ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک!) وہ گھر جس میں کھجوریں نہ ہوں تو اُس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔ آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا''۔ 14

ضیافت تین دن کے لئے:

حضرت سیّدنا ابو شریح الکعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ (جل جلالہ) اور یومِ آخرت پر اِیمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزّت کرے اور وہ ایک دن ایک رات ہے اور ضیافت تین دن کے لئے ہے' اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں اِس قدر قیام کرے کہ وہ اسے تنگی میں مبتلا کر دے''۔ 15

---

10 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4118' مسلم حدیث نمبر 5840' مرقاۃ جلد 8 ص 48' ترمذی حدیث نمبر 1484۔ 11 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4148' شرح السنۃ حدیث نمبر 3264' مشکل الآثار جلد 4 ص 95' ابن حبان حدیث نمبر 6156-6123' مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 456' مرقاۃ جلد 8 ص 73' مسند احمد جلد 3 ص 454۔ 12 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4164' مرقاۃ جلد 8 ص 86' مسلم حدیث نمبر 5296۔ 13 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4177' مرقاۃ جلد 8 ص 94' بخاری حدیث نمبر 5392' مسلم حدیث نمبر 5367' ترمذی حدیث نمبر 1820' دارمی جلد 2 ص 136 حدیث نمبر 2044' مسند احمد جلد 3 ص 301۔ 14 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4189' ابوداؤد حدیث نمبر 3831' مرقاۃ جلد 8 ص 103' مسلم حدیث نمبر 5337-5336' ابن ماجہ حدیث نمبر 3327' ترمذی حدیث نمبر 1815' دارمی جلد 2 ص 141 حدیث نمبر 2060۔ 15 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4244' مرقاۃ جلد 8 ص 143' بخاری حدیث نمبر 6019' مسلم حدیث نمبر 176' ترمذی حدیث نمبر 1967' دارمی جلد 2 ص 134 حدیث نمبر 2035' مسند احمد جلد 6 ص 385۔

تین مرتبہ سلام کرنا:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ یا اِن کے علاوہ کسی اور صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے (حضرت سیّدنا) سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) سے اِجازت طلب کی اور فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (حضرت سیّدنا) سعد (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ لیکن اُنہوں نے (حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو آواز نہ سنائی حتیٰ کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ سلام کیا اور (حضرت سیّدنا) سعد (رضی اللہ عنہ) نے بھی تین مرتبہ سلام کا جواب دیا لیکن آپ ﷺ کو نہ سنایا' جب (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے گئے تو (حضرت سیّدنا) سعد (رضی اللہ عنہ)' آپ ﷺ کے پیچھے گئے اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میرے والدین آپ ﷺ پر قربان ہوں' آپ ﷺ نے جتنی بار بھی سلام کیا میں نے اُسے سنا اور آپ ﷺ کو جواب عرض کیا لیکن میں نے آپ ﷺ کو (اِس لئے) نہیں سنایا کہ میں پسند کرتا تھا کہ آپ ﷺ سے زیادہ سے زیادہ سلامتی اور برکت حاصل کرسکوں' پھر وہ گھر تشریف لائے تو اُنہوں نے آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں منقیٰ پیش کیا تو (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اُسے تناول فرمایا' جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: نیکوکار تمہارا کھانا کھاتے رہیں' فرشتے تم پر رحمتیں بھیجیں اور روزہ دار تمہارے ہاں اِفطار کرتے رہیں''۔ 16ـ

تین چیزوں کے متعلق سوال نہیں ہوگا:

حضرت سیّدنا عسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ایک رات (سیّدِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے میرے پاس سے گزرے تو مجھے آواز دی' میں آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا' پھر آپ ﷺ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے گزرے تو اُنہیں بھی آواز دی' وہ بھی آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے۔ پھر آپ ﷺ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) کے پاس سے گزرے تو اُنہیں بھی آواز دی' وہ بھی آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ چلتے گئے حتیٰ کہ کسی اَنصاری صحابی (رضی اللہ عنہ) کے باغ میں تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے باغ کے مالک سے فرمایا: ہمیں پکی ہوئی کھجوریں کھلاؤ۔ وہ ایک خوشہ لائے جسے (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے کھایا' پھر آپ ﷺ نے ٹھنڈا پانی منگوایا اور اُسے نوش فرمایا' پھر فرمایا: روزِ قیامت تم سے اِن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ راوی فرماتے ہیں' (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) نے وہ خوشہ پکڑ کر زمین پر مارا حتیٰ کہ وہ کھجوریں (سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے سامنے بکھر گئیں' پھر عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) کیا روزِ قیامت ہم سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! مگر تین چیزوں کے متعلق سوال نہیں ہوگا' (1) وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر ڈھانپتا ہے' (2) روٹی کا وہ ٹکڑا جس سے وہ اپنی بھوک مٹاتا ہے' (3) وہ کمرہ جس میں وہ گرمی' سردی میں رہائش رکھتا ہے''۔ 17ـ

پانی پینے میں تین سانس لینا:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''(سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ پینے کے دوران تین سانس لیا کرتے تھے۔ اور اِمام مسلم (رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک روایت میں یہ اِضافہ نقل کیا ہے: آپ ﷺ فرماتے تھے: یہ (تین سانس لینا) زیادہ پیاس بجھاتا ہے' صحت افزا ہے اور زیادہ باعث ہضم ہے''۔ 18ـ

16ـ مشکوٰۃ حدیث نمبر 4249' مرقاۃ جلد 8 ص 149' البیہقی جلد 7 ص 287' مشکل الآثار جلد 1 ص 499-498۔ 17ـ مشکوٰۃ حدیث نمبر 4253' مسند احمد جلد 5 ص 81' البیہقی حدیث نمبر 4601' مرقاۃ جلد 8 ص 153۔ 18ـ مشکوٰۃ حدیث نمبر 4263' بخاری حدیث نمبر 5631' مسلم حدیث نمبر 5287' مرقاۃ جلد 8 ص 161' مسند احمد جلد 3 ص 211' ابوداؤد حدیث نمبر 3827' ترمذی حدیث نمبر 1884۔

ماحول دوست
Keep your Environment
Clean, Safe
& Healthy
WIN Power Pack
Maintenance
Free
Rechargeable
BATTERY
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5.4
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5-6
6V5Ah/20HR
WIN Power Pack
BATTERY
12MF 3
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
12MF9
For Your Every Power Requirement.

اپنے پیاروں کے ایصال ثواب کے لئے اِس کارِ خیر میں حصہ لیں

فلاحِ انسانیت کیلئے 2 عدد نئی ایمبولینس درکار ہیں

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب وانجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب 1992ء سے عوام الناس کی فلاح و بہبود اور تبلیغ دین کی اشاعت میں خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ادارے نے عوام کی سہولت کے لئے ایمبولینس سروس کا بھی آغاز کیا ہوا ہے۔ پہلے سے چلنے والی 2 عدد ایمبولینس اب قابل استعمال نہیں رہی۔

لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے 2 عدد نئی ایمبولینس لاہور اور حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے لئے درکار ہیں

اُمید ہے آپ حسبِ سابق محبت اور خصوصی شفقت کو برقرار رکھتے ہوئے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اشاعتِ دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے

خیر اندیش بشیر احمد یوسفی عفی عنہ مینیجنگ ڈائریکٹر نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب 0313-3333777

انجمن اکاؤنٹ نمبر: یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعتِ دین اسلام
050901014603 برانچ شاد باغ لاہور

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹر بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں
PK11MEZN0002860103073535

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعتِ دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور 042-36880027-28

دواخانہ پیغامِ صحت

پیغامِ صحت کا پیغام — تندرست معدہ تندرست انسان

جسمانی و روحانی بیماریوں کی علاج گاہ

اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں

اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا

اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں

تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں

حکیم **مزمل حسین عارف**

F.T.J   B.A اسلامک سٹڈیز

0300-8160837

0345-4767985

شیڈول

اتوار	جلو موڑ باٹا پور لاہور	بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لاثانی
بروز ہفتہ	سیالکوٹ	اگوگی موڑ، وزیر آباد روڈ، اگوگی، سیالکوٹ
بدھ	لالہ موسیٰ	مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک	مریدکے	دواخانہ پیغامِ صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی

وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب

مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں

معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ ومثانہ کے امراض، مردانہ وزنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اولادی، اَٹھرا، طبِّ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

اللہ عزوجل کی پناہ

ازقلم: خلیل احمد یوسفی عفی عنہ (ایم۔فل)

ابتداء کائنات سے اِنسان کے سامنے دو راستے رہے اور اُس کو اختیار بھی دیا گیا کہ جو چاہے راستہ اختیار کرکے اپنی آخرت کا سامان تیار کرے۔

ہدایت اور گمراہی:

وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٔيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ [1] "اور فرما دیجئے (اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) کہ حق آپ کے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انھیں گھیر لیں گی، اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں تو اُن کی فریاد رسی ہوگی اُس پانی سے کہ چرخ دیے (کھولتے ہوئے) دھات کی طرح ہے کہ اُن کے منہ بھون دے گا کیا ہی برا پینا ہے اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ۔ بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کے نیک (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں۔ اُن (جنتیوں) کے لئے بسنے کے باغ ہیں، اُن کے نیچے ندیاں بہیں وہ اُس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب اور قنادیز کے پہنیں گے، وہاں تختوں پر تکیہ لگائے کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ"۔

نیک لوگ نیکی کے کام کرنے میں اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) کی مدد طلب کرتے تھے اور کرتے ہیں جبکہ شیطانی اور طاغوتی طاقتوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کی پناہ طلب کرتے تھے اور کرتے ہیں اور یہ تعلیم شدہ الفاظ دہراتے تھے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ۝ نیکی کرنے کی طاقت نہیں اور گناہ سے بچنے کی بھی توفیق نہیں مگر اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) کے واسطے سے جو بلند اور عظمت والا ہے۔

نیک سے نیک تر اور نیک ترین انسان بھی بحیثیت انسان اللہ (تبارک وتعالیٰ عزوجل) سے پناہ کا طالب ہے تاکہ لوگوں کو یہ بات سمجھ آجائے کہ گناہوں سے بچانے والی ذات اللہ (تبارک وتعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ) کی ذات ہے۔

حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کا پناہ طلب کرنا:

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ [2] "اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں' (حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں"۔ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے دور میں ایک مالدار شخص جس کا نام (عامیل) بتایا جاتا ہے اُس کے رشتہ دار نے چھپ کر قتل کردیا، تاکہ اُس کی میراث بھی لے لے اور اُس کا خون بہا بھی لے لے اور اِس کا فیصلہ کروانے کے لئے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہا کہ معاملہ حل فرمادیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: گائے ذبحہ کرو اُس کا ٹکڑا اِس مقتول پر مارو، یہ زندہ ہوکر بتلائے گا کہ اِس کو کس نے قتل کیا ہے۔

قوم کے افراد کہنے لگے: اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا۔ آپ علیہ السلام

---

[1] الکہف: 29 تا 31۔ [2] البقرۃ: 67۔

ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہیں۔ تو جواباً حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے اِرشاد مبارک فرمایا: **قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ** "کہا اللہ (عزوجل) کی پناہ میں جاہلوں سے ہوں"

پیغمبر جھوٹ دل لگی اور مذاق جیسی عادات سے پاک ہوتے ہیں البتہ خوش طبعی ایک محمود صفت ہے۔ اس آیت مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے کثرت سوالات نہیں کرنے چاہئے وہ جو فرما دیں کر دینا چاہئے اسی میں کامیابی ہے اور شیخ طریقت جو عالم باعمل ہو اُس کی بات پر بھی فوراً عمل کرنا مُرید پر لازم ہے۔

حضرت سیّدہ مریم سلام اللہ علیہا اور حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام شیطان سے محفوظ:

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰىؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰىۚ وَ اِنِّىْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ اِنِّىْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ 3 "پھر جب اسے جنا، بولی، اے رب میرے! یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ (عزوجل) کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی، اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا، اِس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے"۔

حضرت سیّدنا عمران علیہ السلام کی بیوی نے جب نذر مانی کہ مجھے جو لڑکا ہوگا وہ میں بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گی، تو لڑکی ہوئی۔ وہ لڑکی حضرت سیّدہ مریم سلام اللہ علیہا اور اُن کے بیٹے حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام دونوں شیطان سے محفوظ ہیں۔

صاحبِ تاج ﷺ نے تعلیم امت فرمائی:

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ 4 "اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (کسی برے کام پر اکسائے) تو اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگ بے شک وہی سنتا جانتا ہے"۔

(صاحب التاج حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو خطاب فرمانا دراصل تعلیم امت کے لئے تھا، حقیقی خطاب مسلمانوں سے تھا کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) نے شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رکھا ہوتا ہے اور بالخصوص وہ شیطان جو حضور پاک ﷺ کے ساتھ ہے اُس کو آپ ﷺ کی برکت سے اِسلام و اِیمان کی نعمت دے دی گئی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اَب وہ مجھے صرف خیر کی بات کہتا ہے۔

حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام نے پناہ طلب کی:

قَالَ سَاٰوِىْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِىْ مِنَ الْمَآءِؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَۚ وَ حَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝ 5 "(حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام کا کافر بیٹا!) بولا اَب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا، (حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام نے فرمایا:) آج اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے اور اُن کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا"۔

وَ قِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِىْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِىْ وَ غِيْضَ الْمَآءُ وَ قُضِىَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِىِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ 6 "اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام ہوا اور کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ"۔

وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ 7 "اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے

3۔ آلِ عمران: 36۔ 4۔ الاعراف: 200۔ 5۔ ھود: 43۔ 6۔ ھود: 44۔

رب (عزوجل)! میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حکم والا''۔

قَالَ یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ ۚ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنِّیۡۤ اَعِظُکَ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ o [8] ''فرمایا اے نوح! (علیہ السلام) وہ آپ کے گھر والوں میں نہیں بے شک اُس کے کام بڑے نالائق ہیں' آپ مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا آپ کو علم نہیں میں آپ کو نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بنو''۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِکَ اَنۡ اَسۡـَٔلَکَ مَا لَیۡسَ لِیۡ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَ تَرۡحَمۡنِیۡۤ اَکُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ o [9] ''عرض کی اے رب (سبحانہ وتعالیٰ)! میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں''۔

حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام نے پناہ طلب کی:

وَ رَاوَدَتۡہُ الَّتِیۡ ہُوَ فِیۡ بَیۡتِہَا عَنۡ نَّفۡسِہٖ وَ غَلَّقَتِ الۡاَبۡوَابَ وَ قَالَتۡ ہَیۡتَ لَکَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَایَ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ o [10] ''اور وہ (یوسف علیہ السلام) جس عورت (زلیخا) کے گھر میں تھا اُس نے اُسے لبھایا کہ اپنا آپ نہ روکے اور دروازے سب بند کر دیئے اور (زلیخا) بولی! آؤ تمہیں سے کہتی ہوں (یوسف علیہ السلام نے) کہا اللہ (عزوجل) کی پناہ وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا بے شک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا''۔

حضرت سیّدنا یوسف علیہ السلام اور اُن کے بھائیوں کی ملاقات کے بعد کیا ہوا؟

وَ لَمَّا دَخَلُوۡا عَلٰی یُوۡسُفَ اٰوٰۤی اِلَیۡہِ اَخَاہُ قَالَ اِنِّیۡۤ اَنَا اَخُوۡکَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ o [11] ''اور جب وہ یوسف کے پاس گئے اُس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی کہا یقین جان میں ہی تیرا بھائی ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اُس کا غم نہ کھا''۔

فَلَمَّا جَہَّزَہُمۡ بِجَہَازِہِمۡ جَعَلَ السِّقَایَۃَ فِیۡ رَحۡلِ اَخِیۡہِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُہَا الۡعِیۡرُ اِنَّکُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ o [12] ''پھر جب ان کا سامان مہیا کر دیا پیالہ اپنے بھائی (بنیامین) کے کجاوے میں رکھ دیا پھر ایک منادی نے ندا کی اے قافلہ والو! بے شک تم چور ہو''۔

قَالُوۡا وَ اَقۡبَلُوۡا عَلَیۡہِمۡ مَّا ذَا تَفۡقِدُوۡنَ o [13] ''بولے اور اُن کی طرف متوجہ ہوئے تم کیا نہیں پاتے''۔ قَالُوۡا نَفۡقِدُ صُوَاعَ الۡمَلِکِ وَ لِمَنۡ جَآءَ بِہٖ حِمۡلُ بَعِیۡرٍ وَّ اَنَا بِہٖ زَعِیۡمٌ o [14] ''بولے، بادشاہ کا پیمانہ نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ (سامان) ہے اور میں اس کا ضامن ہوں''۔ قَالُوۡا تَاللّٰہِ لَقَدۡ عَلِمۡتُمۡ مَّا جِئۡنَا لِنُفۡسِدَ فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا کُنَّا سٰرِقِیۡنَ o [15] ''بولے خدا کی قسم! تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے اور نہ ہم چور ہیں''۔ قَالُوۡا فَمَا جَزَآؤُہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ کٰذِبِیۡنَ o [16] ''بولے پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو''۔ قَالُوۡا جَزَآؤُہٗ مَنۡ وُّجِدَ فِیۡ رَحۡلِہٖ فَہُوَ جَزَآؤُہٗ ؕ کَذٰلِکَ نَجۡزِی الظّٰلِمِیۡنَ o [17] ''بولے اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے اسباب میں ملے وہی اس کے بدلے میں غلام بنے ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے''۔

فَبَدَاَ بِاَوۡعِیَتِہِمۡ قَبۡلَ وِعَآءِ اَخِیۡہِ ثُمَّ اسۡتَخۡرَجَہَا مِنۡ وِّعَآءِ اَخِیۡہِ ؕ کَذٰلِکَ کِدۡنَا لِیُوۡسُفَ ؕ مَا کَانَ لِیَاۡخُذَ اَخَاہُ فِیۡ دِیۡنِ الۡمَلِکِ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوۡقَ کُلِّ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِیۡمٌ o [18] ''تو اول اُن کی خُرجیوں سے تلاشی

---

[7] ہود: 45۔ [8] ہود: 46۔ [9] ہود: 47۔ [10] یوسف: 23۔ [11] یوسف: 69۔ [12] یوسف: 70۔ [13] یوسف: 71۔ [14] یوسف: 72۔ [15] یوسف: 73۔ [16] یوسف: 75۔

[17] یوسف: 74۔ [18] یوسف: 76۔

شروع کی اپنے بھائی کی خُرجی سے پہلے پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے مگر یہ کہ خدا چاہے ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے''۔

قَالُوْٓا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَ لَمْ یُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ o 19 ''بھائی بولے اگر یہ چوری کرے تو بے شک اِس سے پہلے اِس کا بھائی چوری کر چکا ہے تو یوسف نے (علیہ السلام) یہ بات اپنے دِل میں رکھی اوران پر ظاہر نہ کی، جی میں کہا تم بدتر جگہ ہو اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں بناتے ہو''۔

قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ o 20 ''بولے اے عزیز! اِس (بنیامین) کے ایک باپ ہیں بوڑھے بڑے تو ہم میں سے اِس کی جگہ کسی کو لے لو بے شک ہم تمہارے اِحسان دیکھ رہے ہیں''۔ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ o 21 ''کہا خدا کی پناہ کہ ہم لیں مگر اُسی کو جس کے پاس ہمارا مال ملا جب تو ہم ظالم ہوں گے''۔ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o ''تو جب تم قرآن (مجید) پڑھو تو اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگو شیطان مردود سے''۔

غیر محرم کو سامنے دیکھ کر اللہ عزَّ وجلَّ کی پناہ:

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا o فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا o قَالَتْ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا o قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا o 22 ''اور کتاب میں (حضرت سیّدہ) مریم (سلام اللہ علیہا) کو یاد کرو، جب اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف ایک جگہ الگ ہوگئی۔ تو اُن سے اِدھر ایک پردہ کرلیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی (روح الامین) بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔ بولی مَیں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے اللہ (عزوجل) کا ڈر ہے۔ بولا مَیں تیرے رب (عزوجل) کا بھیجا ہوا ہوں کہ مَیں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں''۔

متکبر سے پناہ کے لئے:

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ o وَقَالَ مُوْسٰۤی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ o 23 ''اور فرعون بولا مجھے چھوڑو میں موسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کروں اور وہ اپنے رب (عزوجل) کو پکارے مَیں ڈرتا ہوں کہیں وہ تمہارا دین بدل دے یا زمین میں فساد ظاہر کرے اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا مَیں تمہارے اور اپنے رب (عزوجل) کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر یقین نہیں لاتا''۔

(1) بے ایمانوں کی سختیوں کے جواب میں اپنی بڑائی نہیں کرنی چاہئے۔ (2) مومن کو ہمیشہ اللہ عزوجل پر توکل کرنا چاہئے۔ (3) شر سے بچانے والی ذات اللہ عزوجل کی ہے۔ (4) اَیسے مواقع پر اللہ عزوجل کی صفت ربوبیت سے اُسے یاد کرنا چاہئے کیونکہ وہ اپنے مربوب کی حفاظت فرماتا ہے۔ (5) دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے یہ دُعا ہے کیونکہ پیغمبر کی زبان سے نکلی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ

19 یوسف: 77۔ 20 یوسف: 78۔ 21 یوسف: 79۔ 22 مریم: 16 تا 19۔ 23 المومن: 26-27۔

اٰتٰهُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ 24 ''وہ جو اللہ (عزَّ وجلَّ) کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر کسی سند کے جو انہیں ملی ہو ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس جسے نہ پہنچیں گے تو تم اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگو بے شک وہی سنتا دیکھتا ہے''۔ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ۝ 25 ''اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے تو اِس سے اور بھی اُن کا تکبر بڑھا''۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ۝ 26 ''تم فرماؤ مَیں اُس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے''۔

حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا فتنوں سے پناہ مانگنا:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان کی اَحادیث سنو۔ ہم گئے۔ دیکھا کہ حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے۔ ہم کو دیکھ کر آپ نے اپنی چادر سنبھالی اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے۔ پھر ہم سے حدیث شریف بیان کرنے لگے۔ جب مسجد نبوی کے بنانے کا ذکر آیا تو آپ نے بتایا کہ ہم تو (مسجد کے بنانے میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اٹھاتے۔ لیکن (حضرت سیّدنا) عمار (رضی اللہ عنہ) دو دو اینٹیں اُٹھا رہے تھے۔ (خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا: اَفسوس! عمار (رضی اللہ عنہ) کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ جسے (حضرت) عمار (رضی اللہ عنہ) جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت (حضرت) عمار (رضی اللہ عنہ) کو جہنم کی دعوت دے رہی ہوگی۔ (حضرت سیّدنا) ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ (حضرت سیّدنا) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مَیں فتنوں سے اللہ (عزَّ وجلَّ) کی پناہ مانگتا ہوں۔ 27

عذابِ قبر سے پناہ:

پھر ایک مرتبہ صبح کو کہیں جانے کے لئے، (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اُس کے بعد سورج گرہن لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن چڑھے واپس ہوئے اور اپنی اَزواج پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حجروں سے گزرتے ہوئے (مسجد میں) نماز کے لئے کھڑے ہو گئے صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِقتداء میں نیت باندھ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی لمبا قیام فرمایا پھر رکوع بھی بہت طویل کیا، اس کے بعد کھڑے ہوئے اور اَب کی دفعہ قیام پھر لمبا کیا لیکن پہلے سے کچھ کم، پھر رکوع کیا اور اس دفعہ بھی دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم، پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور سجدہ میں گئے۔ اَب (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر دوبارہ کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام فرمایا لیکن پہلے قیام سے کچھ کم، پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم، پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور قیام میں اَب کی دفعہ بھی بہت دیر تک رہے لیکن پہلے سے کم دیر تک (چوتھی مرتبہ) پھر رکوع کیا اور بہت دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے سے مختصر۔ رکوع سے سر اُٹھایا تو سجدہ میں چلے گئے آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نماز پوری کر لی۔ اس کے بعد اللہ (عزوجل) نے جو چاہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ عذابِ قبر سے اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگیں۔ 28

حضرت سیّدنا سالم رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: (امام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعبیر فرماتے) میرے بھی دِل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مَیں بھی کوئی خواب دیکھتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا، مَیں اَبھی نوجوان تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد

24 المؤمن: 56۔ 25 الجن: 6۔ 26 الفلق: 1۔ 27 بخاری حدیث 447، مسند احمد حدیث 11861، صحیح ابن حبان 7079، مستدرک 2653۔ 28 بخاری حدیث 1050۔

میں سوتا تھا۔ چنانچہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ مَیں نے دیکھا کہ دوزخ پر کنویں کی طرح بندش ہے (یعنی اُس پر کنویں کی سی منڈیر بنی ہوئی ہے) اس کے دو جانب تھے۔ دوزخ میں بہت سے اَیسے لوگوں کو دیکھا جنہیں مَیں پہچانتا تھا۔ مَیں کہنے لگا دوزخ سے اللہ (عزوجل) کی پناہ! انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم کو ایک فرشتہ ملا اور اس نے مجھ سے کہا ڈرو نہیں۔ 29

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: ایک یہودی عورت میرے پاس آئی۔ اُس نے عذاب قبر کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ اللہ (عزوجل) تجھ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ اِس پر حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب یہ دیا کہ ہاں عذاب قبر حق ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ پھر مَیں نے کبھی اَیسا نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور اس میں عذاب قبر سے اللہ (عزوجل) کی پناہ نہ مانگی ہو۔ 30

شیطان کے غلبہ کو کیسے ختم کریں:

حضرت سیّدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَیں (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں بیٹھا ہوا تھا اور (قریب ہی) دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے کہ ایک شخص کا منہ سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں' آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک اَیسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اُسے پڑھ لے تو اِس کا غصہ جاتا رہے گا۔ فرمایا: **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ** (مَیں پناہ مانگتا ہوں اللہ عزوجل کی شیطان سے) لوگوں نے اِس پر اُس سے کہا کہ (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ تمہیں شیطان سے اللہ (عزَّ وجلَّ) کی پناہ مانگنی چاہئے۔ اس نے کہا' کیا مَیں کوئی دیوانہ ہوں۔ 31

حضرت سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں' (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ (عزوجل) کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ اِس لئے اگر کوئی برا اور ڈراؤنا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھوکر کے شیطان کے شر سے اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگے۔ اِس عمل سے شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ 32

فتنوں سے اللہ عزَّ وجلَّ کی پناہ مانگو:

حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے اور جب بہت زیادہ کئے تو (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو ناگواری ہوئی' پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: آج تم مجھ سے جو بات پوچھو گے میں بتاؤں گا۔ اُس وقت مَیں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سر اپنے کپڑوں میں لئے رو رہے تھے' ایک صاحب جن کا اگر کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا کسی اور کی طرف (طعنہ کے طور پر) منسوب کیا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم!) میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حذافہ۔ اِس کے بعد (حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) اُٹھے اور عرض کیا' ہم اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) سے راضی ہیں کہ ہمارا رب اللہ (عزَّ وجلَّ) ہے' اِسلام سے کہ وہ دین ہے' (حضرت سیّدنا) محمد ﷺ سے کہ وہ سچے رسول (ﷺ) ہیں' ہم فتنوں سے اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگتے ہیں۔ (سیّد الکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کی طرح خیرو

29۔ بخاری حدیث 1121۔ 30۔ بخاری حدیث 1372' شرح السنۃ للبغوی حدیث 1525' سنن نسائی 2067۔ 31۔ بخاری حدیث 3282۔ 32۔ بخاری حدیث 3292۔

شر کے معاملہ میں مَیں نے کوئی دن نہیں دیکھا' میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی اور مَیں نے انہیں دیوار کے اوپر دیکھا۔33

حضرت سیّدنا مُصعَب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں: اِن کلمات کے ذریعہ اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگو جن کے ذریعہ (سیّد العالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ .34 ''اے اللہ (جل جلالک!) مَیں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے' تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے' اس سے کہ ناکارہ عمر کو پہنچوں' تیری پناہ مانگتا ہوں دُنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے''۔

علاماتِ قیامت اور بیت اللہ کی پناہ:

ہم اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے' ان دونوں نے اُن سے اس لشکر کے متعلق سوال کیا جس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا' یہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (کی خلافت) کا زمانہ تھا۔ (اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے فرمایا' (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ مقدس فرمایا تھا: ایک پناہ لینے والا بیت اللہ میں پناہ لے گا' اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا' جب وہ لوگ زمین کے بنجر ہموار حصے میں ہوں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ مَیں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم!) جو مجبور ان کے ساتھ (شامل) ہوگا اُس کا کیا بنے گا؟ آپ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: اُسے بھی اُن کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا البتہ قیامت کے دِن اُس کو اُس کی نیت کے مطابق اُٹھایا جائے گا۔35

33 بخاری حدیث 6362۔ 34 بخاری حدیث نمبر 6374۔ 35 مسلم حدیث 7240۔

ولی کامل، پیر طریقت، رہبر شریعت فنافی الرسول، منیر اسلام حضرت علامہ مولانا

الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: پیر طریقت رہبر شریعت بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجر پورہ شریف لاہور)

داتا کی نگری شہر لاہور:

جنے لاہور نئیں ویکھیا' او جمیا ای نئیں' پنجاب میں یہ مقولہ ضرب المثل بن چکا ہے یعنی وہ شخص تو پیدا ہی نہیں ہوا جس نے لاہور نہیں دیکھا۔

یقیناً یہ مقولہ لاہور کی شان وشوکت' قدر ومنزل اور خصوصی محبوبیت ومقبولیت پر دلالت کرتا ہے۔ پھر آپ خود ہی تصور فرمایئے کہ جو واقعتاً اِس شہرِ نامدار میں پیدا ہوا ہو آخر اُس کی بھی تو کوئی شان ہوگی؟

مگر نہ جانے اِس عالمی اَہمیت کے حامل شہر جسے تاریخ نے مختلف اَسمائے وصفیہ سے نوازا' کبھی ''مدینۃ الاولیاء'' سے یاد کیا تو کبھی ''مدینۃ العلماء العلوم'' سے پکارا' حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''مدینۃ الاقطاب والارشاد'' سے موسوم فرمایا۔ عُشّاق اَولیاء نے ''داتا کی نگری'' سے تعبیر کیا' ساجدین نے ''مدینۃ المساجد'' کی نسبت دی' جمالیات کے دِلدادگان نے ''مدینۃ الحدائق'' باغوں کا شہر قرار دیا' فاتحین نے ''مدینۃ السلاطین'' بلکہ ''سلطان المدائن'' سے موصوف کیا' الغرض لاہور ہر فن' ہر علم اور ہر عمل کا حسین گلدستہ ہے۔ اِسے جس سَمت سے بھی دیکھا جائے دلکش' دلربا' دلفریب اور پیارا لگتا ہے۔ اِس وسیع وعریض سمندر میں نہایت خوبصورت لوٗلوٗ اور مرجان پائے جاتے ہیں' اَلبتہ اِن سے اِستفادہ کے لئے محنتِ شاقہ' طویل جدوجہد اور بھرپور غواصی کی ضرورت ہے۔

نہ جانے ''مدینۃ الانس'' لاہور میں کتنے چھوٹے' بڑے فقیر' اَمیر' شاہ وگدا پیدا ہوئے اور گم نامی کے بحرِ جانستان میں غرق ہو گئے۔ تاہم بیسیوں اَیسے نامی گرامی اِنسان بھی جلوہ گر ہوئے۔ جو آسمانِ شہرت پر آفتاب ومہتاب بن کر چمکے' نجوم وکواکب تو قطار اَندر قطار دِکھائی دیتے ہیں۔ تواریخِ لاہور میں اِنسانی ستاروں اور سیاروں کے تو جمگھٹے لگے ہوئے ہیں۔ لیکن اِن میں سے صرف علوم وفنونِ اِسلامیہ سے مُرَصَّع شخصیات ہی کو لیا جائے تو اُن کا شمار بھی ممکن نہیں۔ پھر اُن میں سے اولیائے کرام' علمائے ملت' مشائخ اُمّت کی گنتی مطلوب ہو تو ؎

این خیال است و محال است جنوں

کے مترادف ہے۔ اگر انہیں تاریخ ماضیہ کا قصہ پارینہ سمجھ کر صَرفِ نظر بھی کر دیں تو زمانہ حال میں اِس شہرِ علمستان کے مشائخ عظام' علمائے کرام' حفاظ وقراء موذنین واَصفیاء کا شمار نہیں مگر اِس کثرت میں شہرت ونامورَی کی دولت چند شخصیات نے سمیٹ رکھی ہے۔ جن کا ماضی تاب ناک' حال خوب اور مستقبل محبوب ہے۔ اِن میں ایک معروف نام پیر طریقت' رہبر شریعت' نَیّر اَوجِ شرافت' اُستاذ المشائخ' عظیم مبلغ دینِ اِسلام' منیر اِسلام' عظیم مصنف ومقرر' سیّدی مرشدی حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو مذہبِ حق اہلسنّت کی تعمیر وترقی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے خدمتِ دینیہ کو اپنا شِعار بنایا آپ رحمۃ اللہ علیہ قوم کی آنکھوں کا تارا ثابت ہوئے' لوگوں نے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی گردِ راہ کو سرمہ بنا لیا' اور پھر اپنا راہبر وراہنما تسلیم کیا۔ پھر جیسے جیسے اللہ عزوجل نے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کو محبوبیت ومقبولیت سے نوازا' ویسے ویسے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ عاجزی' اِنکساری اور تواضع کا منبع بنتے گئے۔

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ راہِ طریقت وحقیقت کے مسافر ہی نہیں بلکہ شناسائی کا ملکہ بھی رکھتے تھے۔ اِس بنا پر اُمّتِ مصطفوی ﷺ کے اَسلاف کے طریق پر رُشد وہدایت کا فریضہ عرصہ 50 سال تک سرانجام دیتے رہے۔

ولادت باسعادت:

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ ظہور پاکستان سے تقریباً دو سال قبل یکم اکتوبر 1945ء بمطابق 24 شوال المکرّم 1364ھ کو لاہور کے ایک معروف علاقہ مصری شاہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد میاں محمد رفیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ بی بی زینب صاحبہ علیہا الرحمہ کے اسم گرامی علاقہ بھر میں جانے پہچانے جاتے تھے۔ جن کی شرافت کی شہادت مصری شاہ کے در و دیوار سے آج بھی سنائی دے رہی ہے۔ دونوں شخصیتیں اِس دارفانی سے راہی بقا ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ اعلیٰ علیین میں مقام اَرفع سے شاد کام فرمائے۔ آمین ! وہ بڑے خوش نصیب تھے جنہوں نے قوم کو ایک قابلِ فخر اور لائقِ ذکر فرزند عطا کیا۔

تعلیم و تربیت:

لاہور جدید وقدیم علوم کا مرکز چلا آ رہا ہے۔ یہاں کا پیدا ہونے والا بچہ جونہی اِس جدید وقدیم علوم کے سمندر میں آنکھیں کھولتا ہے تو بلاتکلف "مَرَجَ الْبَحْرَیْن" کے حسین اِتصال سے جدید وقدیم لؤ لؤ و مرجان کی غواصی میں مصروف ہو جاتا ہے۔ جب لاہور کی فضاء درس وتدریس، تعلیم و تعلّم سے ہی معمور ہے تو ہو ہی نہیں سکتا کہ صاحبِ شعور اور شریف گھرانے میں پیدا ہونے والا فرزند، علوم وفنون کے حصول کی طرف راغب نہ ہو۔ چنانچہ اِس بابرکت مصری جیسے میٹھے اسم بامسمیٰ علاقے مصری شاہ کے ایک پرائمری سکول جہانگیر آباد، چوک ناخدا میں داخلہ لیا اور 1952ء سے 1957ء تک پرائمری کی تعلیم میں مصروف رہے۔ بعدہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ میں داخل ہوئے اور 1962ء میں میٹرک کی سند حاصل کی۔ 1964ء میں دیال سنگھ کالج لاہور سے ایف۔ اے اور 1967ء میں اسلامیہ کالج سول لائن لاہور سے بی۔ اے کی ڈگری لی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایم۔ اے پولیٹیکل سائنس کی سند پنجاب یونیورسٹی لاہور سے 1969ء میں حاصل کی۔

تحصیل علوم دینیہ:

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ جدید علوم کے حصول کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کی طرف بھی تسلسل سے منہمک رہے۔ قسمت نے یاوری کی، مقدر کا ستارا چمکا تو باقاعدگی سے علوم وفنون اِسلامیہ کی تحصیل کا عشق دل و دماغ پر قابض ہوگیا۔ اور ماں باپ کی دُعائیں رنگ لائیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نگینہ پیلے گوجراں شریف، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد، پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر اُن سے شریعت وطریقت، حقیقت ومعرفت کے جام پینے لگے۔ ایک عرصہ تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں سے علم کے نگینے سمیٹے، بعدازیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور مراجعت فرمائی اور درج ذیل قابل قدر علمی شخصیات سے علوم وفنون دینیہ اور مسائل شرعیہ کی دولت لازوال سے دامن مراد کو پُر کیا۔

علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (بانی جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور)

مولانا محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور)

دورہ حدیث شریف بھی یہاں سے کیا۔

علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (ناظم اَعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

علامہ حسن الدین ہاشمی (اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور)

روحانی میلان، بیعت وخلافت:

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کو دن رات کسی روحانی راہنما کی تلاش رہتی تھی۔ اِس حصول کی خاطر آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر مکتبہ فکر میں بھی گئے مگر کہیں بھی سکون حاصل نہ ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ دورانِ تعلیم حضرت مخدوم سیّد علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر مستقل طور پر ہر

جمعرات اور پھر گاہے بگاہے بھی حاضری دیتے تھے۔ اِسی دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی، نائب غوث الثقلین، منظور نظر داتا گنج بخش، نیّر اوج شرافت، فنافی الرسول حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی، کئی دوسرے اَولیاء کرام اور صوفیائے عظام سے بھی ملاقات رہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری کشمکش کو دیکھ کر ولی کامل حاجی یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے پتر منیر اگر مختلف لوگوں کے نظریات کو پرکھنا ہے تو کشف المحجوب کا مطالعہ کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف نظریات، روحانی منازل اور مقام کو سمجھنے کے لئے کشف المحجوب شریف خریدی۔ جو آج بھی باباجان رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی لائبریری میں محفوظ ہے۔

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِس کتاب کے مطالعہ سے یہ شوق اور تڑپ رہتی تھی کہ اَیسا بندہ بن جاؤں جیسے عظیم بندوں کا ذکر کشف المحجوب شریف میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس بات سے کاملاً آگاہ تھے کہ کسی مرشد کامل کی راہنمائی کے بغیر یہ سفر مشکل ہے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 24 سال کی عمر (ربیع الاوّل شریف کی تیرھویں رات 1969ء میں جامعہ مسجد حنفیہ وسن پورہ لاہور) میں بعد اَز نماز تہجد شیخ طریقت امین علم لدنی حضرت قبلہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

نیز 1970ء سے مسلسل اُن کی خدمت اَقدس میں حاضر رہ کر رموز معرفت اور قواعد وضوابط طریقت کا درس لیا۔ پھر جب پیر طریقت رہبر شریعت حضرت محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نگاہِ فراست اور بنظر بصیرت دیکھا تو عرفان و اِستحسان کی دولت اَبدی سے نوازتے ہوئے چہار سلسلہ ہائے طریقت (نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ) کی اِجازت وخلافت عطا فرمائی۔ چونکہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ کامل کو چاروں سلاسل نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ اور قادریہ سے خلافت حاصل تھی، اِسی لئے انہوں نے قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کو چاروں سلاسل میں بیعت کی اِجازت عطا فرمائی۔

1984ء میں اَعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے مولانا اختر رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں لاہور تشریف لائے تو دین اسلام کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کو دیکھتے ہوئے خوش ہو کر اُنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ رضویہ (جو اَعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے ہے، اگرچہ یہ سلسلہ بنیادی طور پر قادریہ ہے لیکن اِمام احمد رضا خاں کی نسبت کی وجہ سے یہ رضویہ قادریہ ہے) میں بیعت کی اِجازت وخلافت مرحمت فرمائی۔ قبلہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے مرشد کی طرح مریدین کو چاروں سلاسل میں بیعت کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کبھی کبھار ایک سلسلہ کبھی دو میں اور کبھی چاروں میں بیعت کرتے۔ مرشد کامل کے اِرشاد کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ اِس روحانی دولت کو بڑی فیاضی سے تقسیم فرماتے رہے۔ اَب تک ہزاروں مرید آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ اِرادت سے وابستہ ہو چکے ہیں اور مزید یہ سلسلہ جاری ہے۔

درس وتدریس کا میلان:

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے شیخ کامل کے ساتھ ہوتے تو شیخ کامل کی کتابوں کا بیگ خود اُٹھاتے۔ اور یہ خیال کرتے کہ شاید اِن کتابوں کو اُٹھانے سے کتابوں کا نورِ علم آپ کے دِل ودماغ میں سما جائے۔ جب شیخ کامل حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ درس وبیان فرماتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ساتھ ساتھ اُسے قلم بند کرتے رہتے۔ تحریری طور پر محفوظ کی ہوئی یہ گفتگو آج بھی باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شوق تھا کہ جس طرح داتا گنج بخش، غوث اعظم، اور دیگر صوفیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے کتب تحریر فرمائیں ہیں اَیسے میرے شیخ کی بھی تصانیف ہوں۔

حاجی یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے اَوراد فتحیہ شریف کا ترجمہ اُردو اور فارسی میں لکھوایا، پھر دُرود مستغاث، دُرود مغنی اور دُعائے سیفی کے علاوہ دیگر وظائف کے تراجم لکھوائے۔ تراجم لکھتے

ہوئے حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ بعض حروف اِصلاح فرماتے اورفقرہ دُرست کرکے لکھنے کو کہتے۔ پھر باباجی رحمۃ اللہ علیہ گرائمر کے قواعد وضوابط کومدنظر رکھتے ہوئے ترجمے میں ربط وتسلسل قائم کرکے اپنے شیخ کودکھاتے تووہ فرماتے اللہ تجھے اَدیب بنادے۔

والدگرامی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ کامل حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ نے والدگرامی رحمۃ اللہ علیہ کوحقوقِ والدین' مقدس دُعائیں اورنمازمحمدی جیسی کتب لکھوائیں۔ اِس تحریری عمل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شوق کوجلا بخشی۔ اپنے شیخ کامل کے فیضان اورتربیت کے باعث آپ نے اُن کی تحریرکی ہوئی کتابوں میں اَضافہ کے ساتھ ساتھ تقریباً100 سے زائدکتابیں خودتحریرکی ہیں۔ جوکہ مطبوعہ ہیں۔

صوفیاءکی طرف سے بیعت کی اِجازت اورروحانی تعلقات:

اَعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددین وملت الشاہ احمدرضاخان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے حضرت قبلہ اختر رضاخان صاحب سے سندخلافت بھی حاصل فرمائی ہے۔

حضرت سیدپیرعلی اصغرعلی شاہ صاحب' حضرت محمداسلم شاہ صاحب' حضرت پیرسیدطیب شاہ صاحب' علی پورشریف والے

حضرت میاں غلام محمد صاحب' حضرت میاں جمیل احمد صاحب' شرقپورشریف والوں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی تعلق اور شرف زیارت رہاہے۔

حضرت پیرغلام جیلانی شاہ صاحب' حضرت پیرسیدفاروق الاسلام صاحب' حضرت پیرسیدیوسف المشائخ چورہ شریف سے آپ کاروحانی تعلق اورشرف زیارت رہاہے۔

اِتباعِ سُنّت کی دُھن:

جب عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم دِل میں جاگزیں ہوجائے اور محبوب کی محبت دِل میں رچ بس جائے تواِنسان اُسی سانچے میں ڈھل کراُسی رنگ میں رنگ جاتاہے۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تومعراج کی اُس منزل پرپہنچادیتاہے کہ قربِ اِلٰہی حاصل ہوجاتاہے۔

دِلوں کی تسلی ہے ذکر اِلٰہی دِلوں کی ضیاء ذکر ہے مصطفیٰ کا

جوکرتاہے دِل سے غلامی نبی کی وہی ہے حقیقت میں بندہ خداکا

اورجب یہ ضیائے مصطفیٰ دِل میں رچ بس جائے توزندگی کا ہرلمحہ اِطاعت مصطفیٰ میں گزرتاہے۔

اِرشادِخداوندی ہے: مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ "جس نے (خاتم النبیین حضورسیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اُس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی اَطاعت کی"۔

محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

والدگرامی رحمۃ اللہ علیہ کے شب وروز اِتباعِ سنت میں گزرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ منبرومحراب پرہوں توسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اَدائیگی' درس وتدریس ہوتوعشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مگن' طرزِ زندگی کی طرف نگاہ اُٹھے توسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کاعکس' الغرض ہرخاص وعام موقع پرآپ رحمۃ اللہ علیہ کے اُموروأحوال یکساں طورشاہراہ سُنّت پر گامزن رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سفروحضر' خوشی وغمی' محافل و مجالس اورتہواروں میں رہنے والے لوگ بتاتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اُٹھنا' بیٹھنا' سونا' جاگنا' رہناسہنا' اوڑھنابچھونا' دیکھنابھالنا' بولنا چالناسب سرورکائنات حضورسیّدنارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے عین مطابق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی سنت کے خلاف کام نہیں کیا۔

سما سکتی ہے کیونکر حُب دُنیا کی دِل میں
بسا ہو جب کہ نقش حُبِّ محبوب خدا دِل میں
محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

میری چھوٹی بہن کہتی ہیں کہ جھوٹ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اِس قدرنفرت تھی کہ کبھی بچوں سے بھی جھوٹ میں بات نہیں کی۔ اگر

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کوئی بچوں سے جھوٹ بولتا تو فرماتے کہ بیٹا بچوں سے ہمیشہ سچ بولنا تا کہ انہیں بھی سچ بولنے کی عادت ہو۔

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ بچوں سے اِنتہائی شفقت سے پیش آتے ہیں لیکن جب کبھی ڈانٹنا مقصود ہو تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ڈانٹ میں بھی شفقت کا رنگ نظر آتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچوں کو شرارت کرنے پر اکثر فرماتے ہیں کہ "آپ کے دو کانوں میں سر کر دوں گا"۔

برادرِ اصغر خلیل احمد یوسفی کہتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سنت سے اِس قدر محبت ہے کہ رات کے جس بھی پہر گھر تشریف لائیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام کمروں کے باہر پڑے جوتوں کا رُخ قبلہ کی جانب کر کے پھر اپنے کمرے میں تشریف لے جاتے۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جب شدید علیل تھے کہ کھانا بھی تناول فرمانا مشکل تھا تو ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھانا کھلاتے تھے۔ ایک روز مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھانا کھلانے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹا میرے ہاتھ تو دھلوا دو۔ مَیں نے عرض کیا کہ بابا جان کھانا مَیں نے کھلانا ہے، مَیں نے ہاتھ دھو لئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا کر فرمانے لگے کہ بیٹا سُنّت مبارکہ یہ ہے کہ ہمیشہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لو۔ کھانا مَیں نے کھانا ہے، لہٰذا ہاتھ بھی میرے دُھلنے چاہئے اور یہ معاملہ کئی مرتبہ صاحبزادگان اور برادرانِ طریقت کے ساتھ بھی پیش آیا۔ اِسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ زندگی کے ہر معاملے میں سُنّت مبارکہ پر عمل کرنے کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔

میں فرضاں وچ تے سنتاں وچ اِتے نفلاں تے وتراں وچ
ضحیٰ اَندر فطر اَندر میں اَوراداں تے ذکراں وچ
پڑھا قعدے دے وچ بہہ کے رکھاں خیالاں تے فکراں وچ
تصور بنھا لاواں میں محمد یارسول اللہ

لباس وخوراک:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر اَنداز اور حلیہ حضور سیّدنا نبی پاک ﷺ کی سنت کے عین مطابق ہوتا۔ لباس ہمیشہ صاف ستھرا اور سفید رہتا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جس دن مرشد کے ہاتھ پر بیعت کی اُسی دن گھر آ کر اپنی تمام یادداشتیں جلا کر راکھ کر دیں، کپڑے ضرورت مندوں کو عنایت کر دیئے۔ بیعت والے دن سے لے کر وصال مبارک تک تقریباً 50 سال سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لباس سفید کرتا، ویس کوٹ، سفید تہبند، سفید پگڑی اور ایک اضافی رومال سفید کپڑے پر مشتمل ہوتا۔ یہ اضافی کپڑا وُضو کے پانی کو صاف کرنے اور دیگر اُمور میں زیرِ اِستعمال رہتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پاؤں میں ہمیشہ ہاتھ کا بنا ہوا کھُسّہ پہنتے۔

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ شروع ہی سے سادہ کھانا پسند فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جیسا کھانا بھی رکھ دیا جاتا، آپ رحمۃ اللہ علیہ سنت نبوی ﷺ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بغیر کوئی نقص نکالے تناول فرما لیتے۔

میری چھوٹی بہن فرماتی ہیں: ایک مرتبہ ہماری والدہ صاحبہ نے کریلے پکائے اور اُن میں نمک بہت تیز ہو گیا۔ اَبھی کھانا چکھا نہیں تھا کہ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے، میری والدہ نے اُن کو کھانا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا تناول فرمایا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر اَدا کیا اور چلے گئے۔ بعد میں جب گھر میں کھانا کھایا گیا تو اِحساس ہوا کہ ہنڈیا میں نمک کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ گھر تشریف لائے تو والدہ صاحبہ نے معذرت کی کہ آج تو کھانے میں نمک بہت تیز تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روز کھانا بہت اَچھا ہوتا ہے، اگر آج کچھ کمی بیشی تھی تو میں شکوہ کر کے کیوں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضی مول لوں۔

کچھ عرصے سے معدے کا آپریشن ہوا تو ڈاکٹرز نے بہت سختی سے پرہیزی کھانے کی تاکید کی۔ پھر والدہ ماجدہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کھانے کا خاص خیال رکھتیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ دن رات دعوت وتبلیغ کے لئے اَندرون و بیرون ملک سفر کرتے تو اُن جگہوں پر مریدین و معتقدین یا دوست و اَحباب کسی قسم کا کھانا بھی پیش کرتے تو کبھی بھی کھانے سے اِنکار نہیں کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں کے دِلوں کی آسودگی کی خاطر چند لقمے ضرور تناول فرما لیتے۔

اَندازِ بیان:

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کا اَندازِ بیان اِنتہائی دِلکش اور شیریں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اَندازِ بیاں میں بھی سنتِ رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ جب لوگوں سے گفتگو فرماتے تو اِس طرح کہ آواز پورے مجمع تک پہنچ جائے اور پہلے دائیں پھر سامنے اور پھر بائیں طرف دیکھتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی بیان کرتے وقت اِسی اَنداز کو ملحوظِ خاطر رکھتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی شعلہ بیانی اور بھڑکیلا اَندازِ بیاں اِختیار نہیں کیا۔ بہت میٹھے اور دھیمے اَنداز میں آہستہ آہستہ خطاب کرتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی کسی نے بدکلامی کرتے نہیں سنا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی۔ دیگر مسالک کے لوگ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیانات سے اِستفادہ کرتے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ طنزیہ نہیں ناصحانہ گفتگو کرتے۔ لیکن مسئلہ حق کو بیان کرتے ہوئے کبھی نہیں گھبرائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: "ڈرنا کسی سے نہیں اور لڑنا کسی سے نہیں"۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ڈٹ کر عقیدہ اِسلام کی بات کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں اِرشادِ ربانی ہے: وَمَنْ اَحسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ "اور اِس سے زیادہ کس کی بات اَچھی ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں"۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اَیسا محبت بھرا اَنداز اِختیار کرتے ہیں کہ جوق دَر جوق لوگ حق کی طرف آرہے ہیں۔

حافظ عدیل سلطان فرماتے ہیں:

سن 2006ء میں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ڈاکٹر ہسپتال سے گھر واپس آئے تو ایک شب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں گزارنے کا شرف حاصل ہوا۔ مَیں اور ذیشان یوسفی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کے لئے حاضر ہوئے تھے لیکن کچھ ہی دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے تھوڑی دیر آرام کرنے کا حکم فرمایا، مَیں صوفے پر لیٹ تو گیا لیکن جیسے ہی آہٹ ہوتی مَیں لحاف سے نکلنے کی کوشش کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ہاتھ سے مجھے لیٹے رہنے کا اِشارہ فرماتے۔ شدید سردی میں گرم لحاف، لیکن گرم لحاف سے زیادہ آغوشِ شفقتِ شیخ میں رات بھر زندگی کی بہترین نیند کے مزے لوٹتا رہا۔ لیکن جیسے ہی نمازِ تہجد کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیشان یوسفی صاحب سے کہا کہ اَب اِسے اُٹھا دو تاکہ نماز اَدا کرے، شدید سردی اور سخت علالت کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ تہجد اَدا کی۔ اُس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علالت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود اُٹھ بیٹھ نہیں سکتے تھے۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں دیکھی۔ آرام کرتے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ٹوپی ہر لمحہ موجود رہتی اور اگر نیند میں کسی وقت ٹوپی اُتر بھی جاتی تو آنکھ کھلتے ہی سر پر ٹوپی پہنتے۔

عاجزی واِنکساری (تواضع):

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ عاجزی واِنکساری کا پیکر ہیں۔ قرآن کریم میں زمین پر عاجزی سے چلنے والوں کو رحمٰن کے بندے کہا گیا ہے۔ اِسی آیت مبارکہ کے اِتباع میں علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت عاجزی واِنکساری کا طرۂ اِمتیاز نظر آتی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کا خطبہ بیان کر کے باہر نکلے اور گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوگئے۔ مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد باہر نکلا اور سائیکل پر روانہ ہوا میرے دِل میں یہ خیال آیا کہ کبھی میرے پاس گاڑی ہوتی تو مَیں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ساتھ بٹھا کر لے جاتا۔ اَبھی مَیں یہ بات سوچ ہی رہا تھا کہ کچھ دُور جا کر گاڑی رُک گئی۔ مَیں سائیکل پر جب وہاں پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ گاڑی سے نکل آئے اور فرمانے لگے بیٹا تمہارے پاس گاڑی نہیں تو کیا ہوا ہم تمہارے ساتھ سائیکل پر چلے جاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ سائیکل پر سوار ہوگئے اور جب تک مَیں نے خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گاڑی میں بیٹھنے کا نہیں کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ سائیکل پر سفر کرتے رہے۔

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ ہر شخص سے خود آگے جھک کر ملتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی اِنکساری والی زندگی گزاری ہے۔ کبھی اپنے نام

کے ساتھ اَلقابات نہیں لگائے۔ اپنی تمام تصانیف پر اپنا نام خادمِ دین اِسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) لکھتے ہیں۔ علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ کامل حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت کی بنا پر اُن کے نام کو اپنے نام کا حصہ بنالیا۔ اور یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ''یوسفی'' لکھنا شروع کر دیا۔ مریدین میں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ پہلے مرید تھے جنہوں نے اپنے لئے لفظ ''یوسفی'' کو اِختیار کیا اور اِسے ہی رائج کر دیا۔ اِس کے بعد حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین اور خلفاء نے بھی اپنے نام کے ساتھ اِسی نام یوسفی کو رائج کرنا شروع کر دیا۔ آج ہزاروں بلکہ لاکھوں اَفراد اَیسے ہیں جو اپنے نام کے ساتھ یوسفی لکھتے ہیں، وہ سب نقشبندی ہی ہیں، لیکن یوسفی سے مراد وہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین میں سے ہیں یا اُن کے مریدوں میں سے مرید ہیں۔ اپنی تصانیف پر اپنا نام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) اِس لئے لکھتے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ کامل نے فرمایا تھا کہ ''بیٹا منیر! تم تعلیم یافتہ ہؤا پنے نام کے ساتھ اپنی تعلیم ضرور لکھنا''۔

اپنے شیخ کامل رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کے ساتھ تعلیم لکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود کو پیر نہیں کہتے اور نہ ہی کہلوانا پسند کرتے ہیں۔ حافظ عدیل سلطان صاحب بتاتے ہیں کہ ایک دن مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تبلیغ کے لئے ملتان میں موجود تھا کہ کسی کا فون آیا اور اُس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ پیر صاحب بات کر رہے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہاں تو کوئی پیر صاحب نہیں ہے۔

والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو کبھی بھی مرید نہیں کہتے بلکہ برادرِ طریقت کہہ کر پکارتے اور اُن کے ساتھ اپنے بچوں جیسی شفقت فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ بندۂ ناچیز ہی تحریر فرماتے۔ اپنے دروس میں بھی جب کسی خامی کا ذکر کرنا ہوتو اُسے اپنی طرف منسوب کرتے لیکن اگر کسی خوبی کا تذکرہ لازم ہوتو اُس کی نسبت حاضرین محفل کی طرف کرتے۔ اِسی طرح دُعا میں جمع حاضر کا صیغہ اِستعمال کرتے ہیں لیکن اگر دُعا میں بھی گناہوں کا ذکر ہوتو اُس وقت واحد متکلم کا صیغہ اِستعمال کرتے۔

صبر وشکر:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ کی طرف دیکھیں تو قرآنِ مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کی تفسیر نظر آتی ہے۔ بیماری میں، پریشانی میں، مالی مصائب میں کبھی بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ کبھی اَیسا طریقہ اختیار نہیں کیا جو صبر وشکر کے منافی ہو۔ کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ سے شکوہ نہیں سنا گیا۔ بندۂ ناچیز کہتا ہے کہ ہمارے بھائی جو اپنی پیدائش ہی سے بیمار ہیں اور اَب اُن کی عمر چوبیس سال ہے۔ اُن کی کیفیت دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے اکثر آنسو آجاتے ہیں۔ 28 سال کے طویل عرصے میں اُن کی تکلیف کو دیکھتے ہوئے بھی کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ سے شکوہ کرتے ہوئے نہیں سنا۔ اور نہ ہی کبھی اُن کی ذمہ داری پر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ زندگی کی پریشانیوں میں بھی اِسی طرح صبر وشکر کا مظاہرہ کرتے ہوئے دِکھائی دیتے۔

نشان صبر اور اِستقلال ہے اقبال والوں کا\
کہ ساتھی ہے خدا صبر اور اِستقلال والوں کا

فقر وقناعت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ زندگی کو اِنتہائی سادگی اور قناعت سے بسر کرتے رہے۔ بے جا نمود و نمائش، نہ دُنیا کی حرص و ہوس، نہ جمع کر لینے کا شوق اور نہ ہی محبت مال، ضروریات زندگی پر اِنتہائی محدود سا خرچ رکھا ہے لیکن جب اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی راہ میں خرچ کرنا ہوتا، اُس سے کبھی ہاتھ نہیں روکا۔ لیکن دُنیاوی کاموں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فضول خرچی نہیں کرتے تھے۔ مَیں بندۂ ناچیز کہتا ہوں کہ ہم نے اپنا گھر بنایا تو بچوں نے کہا کہ بابا جان ٹائلیں لگوا دیں، آپ

علیہ الرحمۃ نے فرمایا یہ فضول خرچی ہے۔ پلستر کروا دیا ہے یہ رہنے کے لئے کافی ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ اپنے زیرِ انتظام چلنے والی مساجد و مدارس میں تزئین و آرائش کا کام بھی سوسائٹی کے پیسوں سے نہیں کرنے دیتے تھے۔

تَوَکُّلُ عَلَی اللّٰہِ:

قرآن کریم میں اِرشادِ ربانی ہے: وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (عزوجل) کی ذات پر توکل والے اِنسان ہیں''۔

خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ مبارک ہے: اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ ''جب سوال کرو تو اللہ (جل جلالہ) سے ہی کرو اور جب مدد مانگو تو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) سے ہی مدد مانگو''۔

والدگرامی علیہ الرحمۃ بھی معاملات زندگی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ مبارکہ پر ہی توکل کرتے تھے۔ کبھی مصائب و آلام، بیماری، مالی پریشانی کے دَور میں بھی شکوہ اور پریشانی والی کیفیت دِکھائی نہیں دی۔ بلکہ آپ علیہ الرحمۃ کی زبان سے یہی اَلفاظ نکلتے تھے کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ بہتر فرمائے گا''۔

تَوَکُّلُ عَلَی اللّٰہِ اِیمان کے واجبات وفرائض میں سے ایک عظیم فریضہ وواجب ہے جس کے دِل میں توکّل کا نور نہیں اُس کا دِل اَندھیری اور نااُمیدی کی نگری ہے۔ توکل ایک اَیسا عمل ہے جو بندے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے۔ قربان جائیں باباجان سرکار علیہ الرحمۃ کی شان پر جنہوں نے صرف اللہ تبارک وتعالیٰ پر بھروسہ وتوکل رکھا۔ باباجان سرکار علیہ الرحمۃ کے مطابق جس نے اللہ عزوجل پر توکل جما دیا اُس کے لئے اللہ جل جلالہ کی مدد کافی وشافی ہے جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے مدد مانگی اُس نے اپنا دین اور دُنیا دونوں کو سنوار دیا۔ قبلہ باباجان اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر توکل فرماتے ہوئے دین ودُنیا کی خدمت فرماتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ خداوندکریم ہر معاملے میں اُن کی خاص مدد فرماتا ہے۔ قبلہ باباجی سرکار علیہ الرحمۃ کے مطابق توکل علی اللہ اِیمان کی جڑ ہے۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تبارک وتعالیٰ پر ہیں۔ قبلہ باباجی سرکار علیہ الرحمۃ اپنے تمام مُریدین کو نصیحت فرماتے کہ دین کا کام کرو اور یہ کام پورے خلوص سے کرو۔ جب دین کا کام پُرخلوص ہوکر کیا جائے گا تو رزق کا تم تک پہنچانا اللہ عزوجل کے سُپرد ہے۔

فیض نگینہ جاری رہے گا انشاءاللہ تعالیٰ

صفحہ نمبر 5 کا بقیہ

اس وقت قادیانی مکتبہ فکر کے لوگ حکومت میں اہم عہدوں پر متمکن ہیں اور قادیانیوں کی طرف سے ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت پر چاروں طرف سے حملے کئے جارہے ہیں۔ حکومت اُن کا نوٹس لیتے ہوئے اِن کو اہم عہدوں سے ہٹائے اور اُن پر خصوصی نظر رکھے۔

ادارہ ''ماہنامہ سیدھا راستہ'' لاہور، ارکان پنجاب اسمبلی کو ایسی قرارداد منظور کرنے پر خراجِ تحسین اور مبارکباد پیش کرنے کے علاوہ مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی مذموم حرکت کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی لاکر اُن کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کا راستہ بند ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ پنجاب اسمبلی کو اس کارِخیر کا اجروثواب عطا فرمائے اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈٹے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کرے کہ دیگر صوبائی اسمبلیاں اور قومی اسمبلی بھی ایسی قرار دادیں منظور کریں تاکہ دشمنانِ اسلام کی تمام سازشیں ناکام ہوں۔ (آمین)

پروپرائیٹر: شہباز علی
0304-7863310

مجھے دین اسلام سے پیار ہے۔

ماہنامہ سیدھا راستہ دستیاب ہے۔

شہباز واشنگ مشین اینڈ رپیئرنگ سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی واشنگ مشین، ڈرائیر اور روم کولر، جوسر مشین، استری، پنکھے، سیف الماری دستیاب ہیں

ایڈریس: چاہ میراں روڈ کوٹ خواجہ سعید لاہور حسن، اسامہ، منیب

نیز پرانی مشین دے کر نئی حاصل کریں

Govt. Fedeal Urdu Unuversity of Arts, Science & Technology

Admission Open

College of Science & Technology (Affiliated)

Morning, Evening & Weekend Classes

B.Tech/BS.Tech (Electrical / Electronics)

Eligibility: DAE, F.sc (Pre Engg), I.C.S or Equivalent

Heads

Engr.Muhammad Moazzam Munir Yousufi

Address: 87 Tariq Block Garden Town Lahore

Ph No: 0322-4744353

HEC 4 Years Programme

Free Advanced Engineering Courses for BS.Tech Students

(1) Auto Cad (2) PLC
(3) Microcontroller
(4) ETAP (5) MATLAB
(6) ATS Circuit
(7) UPS Circuit
(8) Advanced Engineering Software

I LOVE DEEN-A-ISLAM

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا
منیر احمد یوسفی علیہ الرحمۃ (ایم۔اے)
الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے
http://www.seedharastah.com
پڑھنے اور ڈون لوڈ ایک ساتھ

naginatv

Facebook
www.fb.com/nagina.tv

سوالات وجوابات کے لئے
info@seedharastah.com
+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے
www.nagina.tv
naginatv
YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول
(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی وتربیتی اجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔
(۲) ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع کو ہر ہفتے بعد از نماز عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآنِ مجید۔
(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ nagina.tv www nagina.tv

WhatsApp No:
مختلف عنوانات کی ویڈیو آڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541
پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔
آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4
مختلف عنوانات کی ویڈیو آڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔
ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد عثمان علی یوسفی 0314-4287986

حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام

از قلم: خلیل احمد یوسفی عفی عنہ (ایم۔فل)

حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا ہے۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ کے نہایت ہی برگزیدہ نبی تھے۔ آپ علیہ السلام کا پہلا نکاح حضرت سیّدہ سارہ سلام اللہ علیہا سے ہوا تھا۔ ایک روز حضرت سیّدہ سارہ سلام اللہ علیہا نے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) کے فضل وکرم سے ضروریاتِ دُنیا میں یعنی کھانے پینے کی اَشیاء اور رہنے کے مکانات کی تو کمی نہیں اَلبتہ اَولاد کی کمی ہے اِس لئے آپ حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا سے نکاح کر لیں۔ ہوسکتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) ہمیں اَولاد سے نواز دے یعنی حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا کے بطن سے پیدا ہونے والا بچہ ہمارے لئے تسکین وراحت کا باعث بن جائے۔ اِس طرح حضرت سیّدہ سارہ سلام اللہ علیہا کے کہنے پر حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا سے نکاح ہوگیا۔

قرآنِ شریف میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ o (الصافات:101) ''تو ہم نے اُنہیں (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام) کو خوشخبری سنائی ایک بُردبار لڑکے کی''۔

حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ حَلِيْم کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں: وَاَنَّهٗ يَكُوْنُ حَلِيْمًا وَاَيُّ حِلْمٍ مِّثْلَ حِلْمِهٖ عَرَضَ عَلَيْهِ اَبُوْهُ وَهُوَ مُرَاهِقُ الذَّبْحَ فَقَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ فَمَا ظَنُّكَ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ ''یعنی آپ کو بشارت دی گئی کہ آپ کو بیٹا عطا کیا جائے گا جو حلیم ہوگا۔ اِس سے بڑھ کر حلم کی اور کیا مثال ملے گی، جب حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام بلوغ کے قریب تھے۔ آپ کے والد ماجد علیہ السلام نے آپ کو فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ تمہیں خواب میں ذبح کرتا دیکھ رہا ہوں اِس میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ مجھے اِنْ شَآءَ اللہ صابروں سے پائیں گے۔ یہ حلم تو بالغ ہونے سے پہلے کا ہے بالغ ہونے کے بعد آپ کے حلم کا کیا مقام ہوگا؟[1]

اللہ تبارک وتعالیٰ عزَّ وَجل نے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا پر آپ کو حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام سے نوازا۔ قرآنِ شریف میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل علیہ السلام نے اِس طرح دُعا عرض کی تھی: رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ o (الصافات:100) ''اے میرے رب (جَلَّ جلالک)! مجھے نیک بخت اَولاد عطا فرما''۔

حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام بچپن سے ہی اپنے والدِ معظم کے نقشِ قدم پر چلنے والے تھے۔ آپ علیہ السلام نہایت صابر، بُردبار اور وعدے کے سچے اور پکے تھے۔ ایک مرتبہ آپ علیہ السلام اور آپ کا ایک ساتھی کہیں جا رہے تھے۔ شہر کے قریب پہنچ کر آپ کے ساتھی نے کہا یہاں میں بیٹھتا ہوں اور تم شہر جا کر کھانا خرید لاؤ یا تم بیٹھو میں کھانا خرید کر لاتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہارا یہاں اِنتظار کروں گا اور تم جاؤ اور کھانا خرید لاؤ۔ وہ بھول گیا تین دِنوں بعد وہاں سے گزر ہوا دیکھا، حضرت سیّدنا اِسماعیل علیہ السلام وہاں ہی موجود تھے اُس نے تعجب سے پوچھا: آپ اَبھی یہاں ہی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! وعدے کے مطابق منتظر تو رہنا ہی تھا۔[2]

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) نے اِمتحان لیا کہ آپ کو حکم خداوندی ہوا کہ آپ علیہ السلام اپنی زوجہ حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا اور حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کو حرم پاک کی سرزمین میں چھوڑ آئیں۔ اُس وقت حرم شریف میں کوئی شہر یا آبادی نہیں تھی بلکہ وہ ایک بیابان جنگل تھا۔ آپ کو وہاں چھوڑنے

1۔ روح المعانی، سورۃ صافات پارہ 23 آیت 101۔ 2۔ حاشیہ جلالین ص 257۔

کا حکم دینا ایک امتحان تھا اور انبیاء کرام علیہم السّلام اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات پر پورا اُترتے ہیں اور دوسرا مقصد کعبہ شریف کی تعمیر تھی مکہ مکرمہ کو آباد کرنا مقصود تھا۔

جہاں آج زمزم شریف کا کنواں ہے وہاں ایک درخت تھا' اُس وقت مکہ شریف کی بنیادیں نہیں تھیں اور نہ ہی کسی انسان کا بسیرا تھا آپ ایک تھیلے میں کچھ کھجوریں اور ایک مشکیزہ میں کچھ پانی ڈال کر اُن کو زمزم کی جگہ ایک درخت کے نیچے چھوڑتے ہوئے لوٹنے لگے۔ اُس وقت حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیھا نے آپ کا پیچھا کیا عرض کیا اے ابراہیم (علیک السّلام)! آپ علیہ السلام ہمیں یہاں کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ ہمارا کوئی غمخوار نہیں ہے نہ ہی کوئی آبادی ہے۔ کئی مرتبہ پوچھنے پر بھی جب آپ علیہ السلام نے جواب نہیں دیا تو پھر حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیھا نے پوچھا: کیا اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) کا حکم ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا نے کہا: ''اچھا ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ تنہا نہیں کرے گا۔ یہ کہتے ہوئے وہ واپس اپنی جگہ پر لوٹ آئیں۔

حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ایک گھاٹی کے پاس پہنچے جہاں سے آپ کو اپنی زوجہ اور بیٹا نظر نہیں آرہے تھے آپ علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی طرف توجہ کی اُس وقت صرف بیت اللہ کی بنیادیں ایک ٹیلہ کی مانند نظر آتی تھیں آپ علیہ السلام نے وہاں کھڑے ہوکر دُعا فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اِرشاد مبارک فرماتا ہے: رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ وَارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ ○ (ابراہیم: 37) ''اے ہمارے پروردگارِ عالم! میں نے اپنی کچھ اَولاد اِس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! یہ اِس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں پس تو کچھ لوگوں کے دِلوں کو اِن کی طرف مائل فرمادے اور اِنہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرماتا کہ یہ شکرگزاری کریں''۔

حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا اپنے بچے حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ اُس بیاباں جگہ پر تھیں وہ اپنے بچے کو دُودھ پلاتی رہیں۔ مشکیزے کا جو پانی تھا دِنوں کے گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ ختم ہوتا گیا اور جو کھجوریں موجود تھیں وہ بھی آخر ختم ہو گئیں۔ اَب حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا کے پاس تمام توشہ ختم ہوگیا۔ بھوک اور پیاس کی شدت ہوگئی۔ بھوک اور پیاس سے نڈھال بچہ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتا۔ ماں سے یہ حال برداشت نہ ہو رہا تھا۔ آپ سلام اللہ علیہا قریبی پہاڑی ''صفا'' پر چڑھیں کہ شاید کہیں سے کوئی پانی یا خوراک کا نام ونشان ملے۔ پھر اِسی خیال سے بھاگ کر ''مروہ'' پہاڑی پر آئیں کہ شاید کوئی اِنسان ہی نظر آجائے۔ بےقراری کے اِسی عالم میں آپ نے صفا سے پھر مروہ پر سات چکر لگائے۔ جب آپ کا آخری چکر مروہ پر تھا تو آپ نے ایک آواز سنی اپنے آپ سے کہنے لگیں کہ یہاں کون ہے؟ یا مجھے ویسے ہی آواز آرہی ہے۔ جب دوبارہ آواز سنی تو خیال کیا اگر یہاں کوئی فریاد سن کر پہنچنے والا ہے تو وہ فرشتہ ہی ہوسکتا ہے۔ دیکھا تو بچہ کے قریب ایک فرشتہ کھڑا ہے' وہ حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام تھے اُنہوں نے اپنے پَر کو زمین پر مارا جس سے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔ حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا نے پانی کے اِردگرد بند باندھ دیا۔ پانی جوش مار رہا تھا۔ آپ سلام اللہ علیہا نے خود بھی پیا اور بچے کو بھی پلایا۔ اور پانی سے فرمایا ''زمزم'' رُک جا رُک جا۔ (حضور سیّدنا خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت سیّدنا اِسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ پر رحم فرمائے اگر آپ زمزم کا لفظ ترک کر دیتیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ اِس سے جلدی سے چُلّو نہ بھرتیں تو زمزم جاری چشمہ ہوتا''۔

اِس طرح آپ سلام اللہ علیہا نے جب چشمہ سے پانی پیا تو آپ کو دُودھ بھی جاری ہوگیا جو حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کو پلایا

اُس وقت فرشتے نے آپ کو کہا: ''تم کوئی خوف نہ کرو کہ تم ضائع ہو جاؤ گی بے شک یہاں بیت اللہ شریف ہے اِس کی تعمیر یہ بچہ اور اس کا باپ کریں گے بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مقربین کے اَجر کو ضائع نہیں فرماتا''۔

کچھ دیر کے بعد وہاں سے جرہم قبیلہ کا گزر ہوا جنہوں نے دیکھا کہ ایک جگہ پرندے اُڑ رہے ہیں۔ اُنہوں نے خیال کیا کہ پرندے اُسی جگہ اُڑتے ہیں جہاں پانی ہو یا آبادی کا نام ونشان موجود ہو۔ چنانچہ اُنہوں نے ایک شخص کو کھوج لگانے کے لئے بھیجا۔ جب وہ شخص وہاں پہنچا اُس نے دیکھا ایک عورت چشمے کے پاس موجود ہے۔ ساتھ میں ایک بچہ بھی ہے۔ قبیلے والوں نے حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا سے پانی کی درخواست کی' بولے اگر وہ اُنہیں پانی میں شریک کرلیں تو ہم انہیں جانوروں کے دُودھ میں شریک کریں گے چنانچہ اس شرط پر معاہدہ طے پا گیا۔

حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا کی اپنے بچے کی بھوک اور پیاس کی تڑپ کے لئے صفا اور مروہ میں چکر لگانے کی اَدا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں اِس قدر مقبول ہوئی کہ رب تعالیٰ نے قیامت تک مسلمانوں کے لئے حج اور عمرہ کی اَدائیگی میں صفا ومروہ کے سات چکر کو سب سے اَہم رُکن بنا دیا۔ اور زمزم کا پانی سب سے متبرک اور شفایاب پانی بنا دیا۔ جو کہ رہتی دُنیا تک رہے گا۔

حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ہونے کے لئے جو دُعا فرمائی وہ قبول ہوئی۔ آپ کی دُعا میں تین گزارشات تھیں۔ نرینہ اَولاد' بردباری والا ہو اور جلیل القدر نبی ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) نے آپ علیہ السلام کو بیٹا عطا فرمایا' آپ علیہ السلام کو بیٹا بھی حلیم عطا فرمایا تاکہ بیٹا بھی باپ کی طرح شرف و فضیلت والا اور مقرب ہو اور جلیل القدر نبی بھی تھے۔ حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام اپنی ذات کے لئے دُعا فرماتے' اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: **رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ o** (البقرۃ:83) ''اے میرے رب! مجھے حکم عطا فرما اور مجھے اُن سے ملا جو تیرے قرب کے لائق ہیں''۔

حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا اور حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کے یہاں رہنے کی وجہ سے حرمِ مکہ میں آبادی ہو چکی تھی۔ جب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا تو آپ بھی حرمِ پاک میں تشریف لائے۔ اِس بڑے امتحان سے یہ واضح ہو گیا تھا کہ ماں اور بیٹا کس قدر صبر اور حوصلے والے تھے جو ہمت سے رہے اور اللہ اللہ تبارک وتعالیٰ عزَّ وَجلّ پر توکل کئے رکھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) نے اپنے برگزیدہ نبیوں علیہم السّلام کو امتحان میں ڈال کر آنے والے اُمتیوں کے لئے یہ بات واضح فرمائی ہے کہ نبیوں علیہم السّلام پر بھی اِمتحان آتے ہیں وہ کس خندہ پیشانی اور صبر سے کام لیتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) اُس بات کو آنے والے لوگوں کے لئے مثال بنا دیتا ہے تاکہ ہم جیسے لوگ بھی صبر کریں اور اُن کی زندگیوں سے سبق حاصل کریں۔

اَب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے سخت اِمتحان کا وقت تھا۔ ذی الحج کی سات تاریخ کو حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام آرام فرما رہے ہوتے ہیں کہ خواب میں آواز آتی ہے کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اپنا بیٹا ذبح کرنے کا حکم اِرشاد فرماتا ہے''۔ آپ علیہ السلام جب صبح اُٹھے تو اِس خواب کے متعلق سوچتے رہے کہ کہیں یہ محض خواب ہے یا حکمِ خداوندی ہے۔ اُس روز آٹھ (8) ذوالحجہ تھی۔ آپ نے اُس دن کو ''یوم ترویہ'' یعنی ''سوچ بچار کا دن'' سے منسوب فرمایا۔ آٹھ تاریخ کی رات کو دوبارہ خواب میں وہی حکم ہوا۔ اسی لئے نو ذوالحجہ کو جان لیا کہ یہ حکم رب تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اِس لئے اِس دن کو ''یوم عرفہ'' یعنی ''پہچاننے کا دن'' کہا جاتا ہے اِس کے بعد آنے والی رات کو جب تیسری بار خواب دیکھا تو اَگلے دن اِس پر اِرادہ کرلیا کہ یہ عمل کرنا ہے اِس لئے اس دن کو یومِ نحر یعنی ''ذبح کا دن'' کہا جاتا ہے۔

اَنبیاء کرام علیہم السّلام کو جو خواب آتے ہیں وہ سچے ہوتے

ہیں اور اُس میں اللہ تبارک وتعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) کا حکم ہوتا ہے۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں بیٹے کو ذبح کرتا دیکھا۔ یہ صرف اِمتحان تھا۔ اِس امتحان پر عمل کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقبول ترین ہوئے۔ جب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اِرادہ فرمالیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو بیٹے سے مشورہ کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حکم اِس لئے صادر فرمایا تاکہ یہ بات عیاں ہو جائے کہ وہ کس قدر فرمانبردار ہیں؟ کس قدر صابر ہیں؟ حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام نے اپنے بابا کو ٹھنڈک سے نوازا اور اپنے صبر کرنے کے پختہ اِرادے کو ''اِنْ شَاءَ اللّٰہ'' سے ملا کر برکت کا حصول کیا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ کے کہنے سے یہ مسئلہ واضح ہوجاتا ہے کہ جو بھی کام مستقبل میں کرنا مقصود ہو اگر یہ اَلفاظ اَدا کر لئے جائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلَالُہٗ) کا فضل حاصل ہوجاتا ہے۔ گناہوں سے بچنا نصیب ہوجاتا ہے اور کام میں برکت حاصل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ 3

حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام پر کامیاب ہونے کے لئے ایک دوست کی شکل میں آپ کو روکنے کی غرض سے نمودار ہوا۔ کامیاب نہ ہوسکا۔ دوسری بار حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کو راہ سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوا۔ تیسری بار اِتنا موٹا ہوگیا کہ وادی کے درمیان دیوار سا بن گیا تاکہ آپ علیہ السلام آگے نہ جاسکیں۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ بھی تھا جس نے آپ کو کہا کہ آپ اِسے ماریں۔ آپ علیہ السلام نے سات کنکر اُٹھائے اُسے مارے تو وہ راستے سے ہٹ گیا۔ دوبارہ آگے آیا اور آپ کو ہٹانے کی کوشش کی آپ نے پھر سے سات کنکریاں ماریں اور راستہ سے ہٹایا تیسری بار پھر اسی طرح کیا آپ علیہ السلام نے پھر سات کنکریاں اُٹھا کر ماریں اور راستے سے ہٹایا۔

آج حاجیوں پر اِس سُنّتِ ابراہیمی کو واجب قرار دے دیا گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلَالُہٗ) نے اپنے محبوب کی اِس اَدا کو حج کا رُکن بنا دیا۔

جب آپ مقامِ مقصود پر پہنچ گئے تو حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام نے اپنے باپ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام سے عرض کی، اے میرے پیارے ابا جان ذبح کرنے سے پہلے آپ مجھے باندھ دیں تاکہ میں تڑپوں نہیں۔ اپنے کپڑوں کو میرے خون سے بچا کر رکھیں کہیں میری والدہ پریشان نہ ہو جائیں۔ میرے حلق پر جلدی جلدی چھری چلایئے گا تاکہ روح کے نکلنے میں آسانی ہو۔ جب میری والدہ کے پاس جائیں تو اُنہیں میرا اسلام کہیئے گا۔ اِن باتوں کے بعد باپ نے اپنے لختِ جگر کا بوسہ لیا محبت سے آنسو چھلک پڑے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم میں کوئی دیر نہ کی۔

قرآن شریف میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ (الصافات:103) ''غرض جب دونوں مطیع ہوگئے اور اُس (باپ) نے اُس (بیٹے) کو پیشانی کے بل لٹایا''۔

ماتھے کے بل لٹانے کا مشورہ بھی حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کا تھا۔ کہیں محبتِ پدری کی وجہ سے چھری چلانے میں دقت نہ ہو۔ جیسے ہی آپ نے چھری چلائی اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلَالُہٗ) کی طرف سے حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور ایک موٹا تازہ سینگوں والا سفیدی مائل دنبہ حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کی جگہ رکھ دیا۔ اور ذبح ہونے سے بچالیا۔ اور بے شمار اَجر وثواب عطا فرمایا۔ آپ علیہ السلام کا لقب مبارک ''ذبیح اللہ'' (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ذبح ہونے والا) رکھ دیا گیا۔ 4

حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام جب دنبہ فدیہ لے کر آئے تو خیال کیا کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام جلدی نہ کر دیں آپ نے پڑھا ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب آسمانوں کی طرف سر اُٹھایا۔ تو دیکھا حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام تشریف لارہے ہیں تو پڑھا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یہ الفاظ حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام نے سنے تو آپ نے پڑھا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

3 تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 26۔ 4 روح المعانی علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ جلد 12 ص 131۔

اِن تینوں کے مجموعہ کلام کو تکبیراتِ تشریق کی صورت میں تا قیامت نمازیوں کے لئے ذی الحجہ کی 9 تاریخ کو نمازِ فجر سے لے کر تیرہ تاریخ کی نمازِ عصر تک واجب کر دیا گیا۔ تا کہ یادگار قائم رہے۔5

ذبح کے وقت حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کی عمر تیرہ سال تھی۔ بعض روایات کے مطابق سات سال تھی۔ ابنِ کثیر کے مطابق ذبح کے وقت جو دنبہ بطور فدیہ دیا گیا اُس کے سینگ کعبہ شریف پر کئی ہزار سال نصب رہے۔ جب یزیدی فوج نے حملہ کیا' حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کروایا اور مکۃ المکرّمہ میں حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کروایا' مکہ شریف میں آگ لگوائی تو یہ بھی جل گیا۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو رب تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر کعبہ شریف کی تعمیر کریں۔ ایک بادل کا ٹکڑا بھیجا گیا جس نے کعبہ شریف کی حد کی نشاندہی کی۔ اور حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام نے خط کھینچ دیا۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کے زمانے کی بنیادوں پر ہی عمارت تعمیر فرمائی۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی آسانی کے لئے رب تعالیٰ نے جنت سے جنتی یاقوت جنتی پتھر بھیجا جس پر آپ علیہ السلام کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی تعمیر فرماتے جس قدر عمارت بلند ہوتی جاتی یہ پتھر بھی اُس قدر بلند ہو جاتا۔ یہ پتھر آپ کے کھڑے ہونے سے نرم ہو جاتا تھا تا کہ سختی کی وجہ سے آپ کے قدموں میں تکلیف نہ ہو۔ اِسی لئے اِس پر آپ کے قدموں کے نشان پڑ گئے ہیں جو آج خانہ کعبہ میں موجود ہیں۔

حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام پتھر اور گارا دیتے تھے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) کے گھر کی تعمیر کی اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) کے نبی علیہ السلام ہی معمار اور اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کے نبی علیہ السلام ہی معاون۔ سبحان اللہ!

قرآن شریف میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (البقرۃ:125) ''اور حکم فرمایا کہ مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو''۔

قرآنِ مجید میں اِس واقعہ کو بڑے خوبصورت اَنداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (البقرۃ:124) ''جب ابراہیم (علیہ السلام) کو اُن کے رب نے کئی باتوں سے آزمایا اور اُنہوں نے سب کو پورا کر دیا تو اللہ (عزّ وجلّ) نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا اِمام بنا دوں گا۔ عرض کرنے لگے میری اَولاد کو! فرمایا۔ میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا''۔

اِن آیاتِ کریمہ میں حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے اِمتحانات کی نشاندہی فرمائی گئی ہے جس پر وہ پورا اُترے اور رب سبحان وتعالیٰ کے ہاں مقرب نبیوں علیہم السّلام میں شمار ہوئے۔

پھر اِرشاد فرمایا: وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ (البقرۃ:125) ''اور ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور اَمن واَمان کی جگہ بنایا تم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو۔ ہم نے ابراہیم (علیہ السّلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) سے وعدہ کرلیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اِعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو''۔ پھر اِرشاد مبارک فرمایا:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ (البقرۃ:126) ''جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا' اے پروردگار! تو اِس جگہ کو اَمن والا شہر بنا دے اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) پر اور قیامت کے دن پر اِیمان رکھنے والے ہوں پھلوں کی روزیاں عطا فرما دے''۔

5 قاضی خان بحوالہ جواہر السنایہ حاشیہ ہدایہ جلد 1 ص 235۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کے اَثرات آج بھی موجود ہیں مکہ کی سرزمین ریتلی اور پہاڑی ہے لیکن ہر قسم کا پھل وہاں ہر وقت ہر موسم میں موجود ہوتے ہیں لوگ ہر طرف سے حرمِ کعبہ میں کھچے چلے آتے ہیں ہر مسلمان کے دِل کی یہی تڑپ ہوتی ہے کہ وہ خانہ کعبہ شریف کی زیارت کرے اور مدینہ منورہ میں حاضری دے۔ یہ برکتیں حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعاؤں کی وجہ سے ہیں۔ پھر اِرشادِ مبارک فرمایا:

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o (البقرۃ:127) ''(حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) اور (حضرت سیّدنا) اسماعیل (علیہ السلام) کعبۃ اللہ کی بنیادیں اور دیواریں اُٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما، تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے''۔

رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ o (البقرۃ:128) ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنا فرمانبردار بنالے اور ہماری اَولاد میں سے ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ۔ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا۔ اور ہماری توبہ قبول فرما تو توبہ قبول فرمانے والا رحیم ہے''۔

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُزَكِّیْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ o (البقرۃ:129) ''اے ہمارے پروردگار! اِن میں اِنہی میں سے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھیج جو اِن کے پاس تیری آیتیں پڑھے۔ اِنہیں کتاب وحکمت سکھائے۔ اور اِنہیں پاک کرے۔ یقیناً تو غلبے والا اور حکمت والا ہے''۔

پیارے ابراہیم علیہ السلام کی دُعاؤں کو رب تعالیٰ نے قبول فرمایا اور پیارے کریم آقا ہادی کائنات، سیّد الثقلین، نبی الحرمین، اِمام القبلتین، شفیع المذنبین، سرکارِ کائنات حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولادِ مبارک سے تشریف لائے۔ پیارے آقا ومولا علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرمایا کرتے کہ میں دُعائے خلیل ہوں''۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کعبۃ اللہ کی تعمیر کے بعد حضرت سیّدہ بی بی سارہ علیہا السّلام کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام نے قبیلہ جرہم کی خاتون سے نکاح کرلیا۔ کئی سال گزرنے کے بعد حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام سے ملنے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) کی منشاء کے مطابق حضرت سیّدہ سارہ سلام اللہ علیہا سے وعدہ کرکے آئے کہ اپنے بیٹے کو دیکھ کر ملاقات کرکے واپس آجائیں گے، آپ علیہ السلام جب مکہ مکرمہ میں آئے تو حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام تو شکار کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے بہو سے ملاقات ہوئی۔ اُس سے گزر اَوقات کے بارے میں پوچھا۔ اُس نے کہا اچھا گزارا نہیں۔ تنگدستی ہے، صرف شکار پر گزر اَوقات ہو رہی ہے۔ آپ علیہ السلام نے واپس چلتے ہوئے فرمایا ''اپنے خاوند کو میرا سلام کہنا اور کہنا تمہارے گھر کی چوکھٹ اَچھی نہیں ہے اِسے بدل لو''۔

حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام جب گھر تشریف لائے تو خود ہی پوچھا کہ آج کوئی بزرگ تشریف لائے تھے؟ تو آپ کی زوجہ نے کہا کہ ہاں! آئے تھے اور سلام کہہ کر گئے تھے اور ایک پیغام بھی دے کر گئے ہیں تفصیل بیان کی تو آپ نے اپنی زوجہ کو فارغ کردیا ۔وجہ یہ تھی کہ وہ رب تعالیٰ کی ناشکری کرتی تھی۔ نبی علیہ السلام کی زوجہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کم روزی پر شکایت کرے یہ خاتون قبیلہ جرہم سے تھی۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام دوبارہ پھر حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام سے ملنے کے لئے آئے۔ اِس دفعہ پھر حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام گھر میں موجود نہ تھے۔ آپ کی ملاقات بہو سے ہوئی۔ (یہ

حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کی دوسری شادی تھی) اُن سے گھر کے حالات پوچھے اُس نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) کا بے حد شکر ہے اُچھا وقت گزر رہا ہے۔ زمزم کے پانی پر ہمارا قبضہ ہے' میرے خاوند شکار کر کے لے آتے ہیں بہت اُچھا وقت گزر رہا ہے۔ جب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے جانے کا کہا۔

تو آپ کی بہو نے کہا آپ اپنے پاؤں اِس پتھر پر رکھیں تا کہ میں اُن کو دھولوں۔ آپ علیہ السلام نے جس پتھر پر پاؤں رکھے وہ ''مقامِ ابراہیم'' ہی تھا۔ آپ علیہ السلام نے واپس چلتے ہوئے حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کے لئے دُعا اور سلام کہا اور ساتھ فرمایا کہ حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کو پیغام دیں کہ ''گھر کی چوکھٹ اُچھی ہے اِسے مضبوط رکھنا''۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام اور حضرت سیّدہ ہاجرہ سلام اللہ علیہا نے اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) کی راہ میں خوب قربانیاں پیش کیں۔ جو رب کائنات جل جلالہ کے ہاں بے حد مقبول ہوئیں۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر فرمائی۔ آپ کی پیش کردہ قربانیوں کو حج اور عمرے کے اَرکان اور واجبات بنا دیئے گئے جو قیامت تک قائم و دائم رہیں گے۔ زمزم کے چشمے کو جاری فرمایا جو کہ شفایاب پانی ہے۔ مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنایا۔ آپ علیہ السلام کو نبیوں علیہم السّلام میں فضیلت و مقام و مرتبہ عطا فرمایا۔ اور سب سے بڑی شان یہ عطا فرمائی کہ ہمارے پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی اولادِ پاک سے مبعوث فرمایا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اَنبیاء کرام علیہم السّلام کی اِن قربانیوں سے سبق حاصل کر کے آخرت و دُنیا کو سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ صبر کرنے اور شکر کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

صدمات

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب کے محبین اور برادرانِ طریقت جو دُنیا فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے

صاجزادہ حافظ محمد نوید یوسفی (داماد پیر طریقت صاجزادہ بشیر احمد یوسفی مدظلہ العالی آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف)
برادرِ طریقت شیخ محمد یونس یوسفی کے بھائی شیخ محمد احسان (گلشن راوی)
برادرِ طریقت محمد احمد نور یوسفی کے والد گرامی محمد نور یوسفی (حویلی لکھا)
برادرِ طریقت حافظ اکرام یوسفی کی دادی صاحبہ (حویلی لکھا)
برادرِ طریقت محمد عمر یوسفی کے والد گرامی محمد نوید صاحب (شادباغ)
برادرِ طریقت محمد عباس یوسفی کی والدہ محترمہ (بھوگیوال)
برادرِ طریقت محمد توقیر یوسفی کے والد گرامی شبیر حسین (چائنہ سکیم)

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا بشیر احمد یوسفی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجر پورہ شریف)' صاجزادہ حافظ مفتی خلیل احمد یوسفی (مدیر اعلیٰ ماہنامہ سیدھا راستہ)' نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اِشاعت دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب اور ادارہ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور کے کارکنان فوت شدگان کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دُعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فوت شدگان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

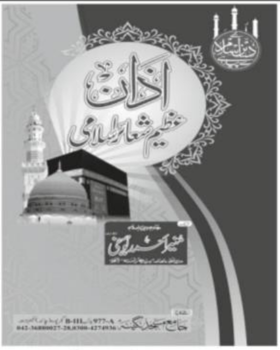

اَذان (عظیم شعائرِ اسلامی)

ہدیہ 100 روپے

تالیف: پیرطریقت رہبرشریعت منیرِاسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ

جن کے دِل دُنیا میں ذِکرِ الٰہی سے آباد نہیں ہوتے اُن کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہُ الکریم نے تقرب کے مختلف طریقے رکھے ہیں اور اُن طریقوں پر چلنے کے لئے اِن عظیم اَنبیاء کرام علیہم السّلام کو حکم اِرشاد فرمایا جو خود بھی اللہ عزّ وجلّ کے ذِکر سے لوگوں کو فیض یاب کرتے ہیں۔ اِن اَذکار میں سب سے بڑا ذِکر نماز ہے' نماز کے لئے لوگوں کو بلانا ایک مسئلہ تھا' جس کے لئے اَذان کا طریقہ رائج کیا گیا اور اِس کے فضائل اور مناقب اور اَذان اور مؤذن کا مقام اور اِس پر ملنے والی نعمتوں کا ذِکر کیا' تاکہ لوگ مؤذن بن کر مقرب لوگوں میں شمار ہوسکیں۔ پیرطریقت رہبرشریعت خادمِ دینِ اِسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) نے دِن رات کی ناقابلِ بیان محنت کے بعد قرآنِ مجید اور کتبِ اَحادیث مبارکہ سے اَذان کا مکمل مضمون تیار کیا ہے جو اِبتدائی کلاس کے طلباء سے لے کر سکالرز کے لئے عظیم خزانہ ہے۔ اِس عظیم کتاب کے مطالعہ سے صاحبِ اِیمان لوگوں کے دِلوں میں اَذان کی اَہمیت اُجاگر ہوگی' بالخصوص عظیم خواتین اِسلام اور مرد حضرات جو اَذان کو نظر اَنداز کر کے لاکھوں کروڑوں ثواب ضائع کر رہے ہیں' وہ عظیم نقصان سے محفوظ رہ سکیں گے۔

پیرطریقت رہبرشریعت منیرِاسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ کی تصنیف کردہ دیگر عظیم آسان فہم خوبصورت کتابیں

نمبرشمار	نام کتب	ہدیہ	نمبرشمار	نام کتب	ہدیہ
1	حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یزید اور حدیث قسطنطنیہ	120 روپے	8	کھانے پینے کے آداب	120 روپے
2	ہمسایوں کے حقوق۔	100 روپے	9	شفاء بوسیلہ قرآن مجید ومنزل	100 روپے
3	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	100 روپے	10	مقدس دُعائیں	400 روپے
4	تاریخ ولادت باسعادت اور وصال شریف	40 روپے	11	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	400 روپے
5	نمازِ مترجم	100 روپے	12	دعوت وتبلیغ	100 روپے
6	حقوق فوت شدگان	400 روپے	13	بسم اللہ شریف کی برکات	100 روپے
7	آئیں قرآنِ مجید وسُنّت مبارکہ کو اپنائیں	60 روپے	14	آئیں پڑھیں شرک کیا ہے؟	150 روپے

کتابیں ملنے کا پتا: **جامع مسجد نگینہ** 977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
0322-4632138, 0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولری ورکشاپ
پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 042-37631431
دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہینگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز
پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173
فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد منشی ہسپتال، بندروڈ لاہور

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

عبدالواحد اینڈ سنز

فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ

شیخ عبدالعلیم یوسفی
0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی
0300-4265505
0301-4556610

دوکان نمبر A-3 نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور فون: 042-37706505

Seiko® S Seiko

ISO-9002

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا، ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹر سائیکلوں کے لیے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

ہینو جینئن پارٹس Genuine Parts
HINO

ہمیشہ ہینو جینئن پارٹس استعمال کریں

HINO

حاجی آٹوز

82- بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون: 042-37701456,37728010
فیکس: 042-37701482

قربانی اور اُس کے مسائل

ترتیب: زوجہ پیر طریقت شیخ فہد احمد یوسفی (پرنسپل جامعہ یوسفیہ برائے طالبات)

لفظ قربان عربی لغت کے اِعتبار سے ہر اُس چیز کو کہا جاتا ہے جس کو کسی کے قرب کا ذریعہ بنایا جائے اور اِصطلاحِ شرع میں اُس ذبیحہ وغیرہ کو کہا جاتا ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کا قرب حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ زمانۂ قدیم میں قربانی کے قبول ہونے کی علامت یہ ہوتی تھی کہ سفید رنگ کی غیبی آگ آسمان سے آتی اور قربانی کی چیز کو جلا دیتی اور اگر قربانی قبول نہ ہوتی تو اُس پر آگ نہ آتی اور نہ اُسے جلاتی وہ چیز وہیں پڑی رہتی تھی۔ جیسا کہ قابیل اور ہابیل کی قربانی کے بارے میں اِرشادِ خداوندی ہے: اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط.... (المائدۃ:27) جبکہ دونوں (قابیل اور ہابیل) نے قربانی دی پس اُن دونوں میں سے ایک سے قبول کی گئی دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔

اِسی طرح قربانیوں کے گوشت اور مالِ غنیمت بھی بارگاہِ اِلٰہی میں پیش کئے جاتے تھے اور جھگڑے کی صورت میں اپنی حقانیت اِس طرح پیش کی جاتی کہ جو سچا ہوتا تھا اُس کی قربانی کو آگ جلا دیتی تھی۔ جھوٹے کی قربانی یوں ہی پڑی رہتی تھی۔ قربانیوں کی قبولیت کی بنیاد سچائی اور تقویٰ پر تھی اور آج بھی اَیسے ہی ہے۔ جب قابیل کی قربانی مردود ہوگئی تو اُس نے حضرت ہابیل رضی اللہ عنہ سے کہا میں تمہیں قتل کر دوں گا تو اُس کے جواب میں حضرت ہابیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ o (المائدۃ:27) ''بولا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) کا دستور ہے کہ وہ قربانی اور عمل پرہیزگاروں کا ہی قبول فرماتا ہے''۔ اِس سلسلہ میں سورۃ الحج کی آیتِ مبارکہ نمبر 37 میں اِرشادِ ربانی ہے: لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط.... ''اللہ (عزوجل) کو ہرگز اُن (قربانی کے جانوروں) کے نہ تو گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ہی خون۔ ہاں تمہاری پرہیزگاری بار یاب ہوتی ہے''۔ قربانی وہ عمل ہے جس پر دَورِ مدینہ منورہ سے لے کر آج تک متواتر اِتفاق چلا آرہا ہے۔ قربانی ایک اَیسی عبادت ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) کے نزدیک بہت پسندیدہ اور مقبول ہے۔ اِس میں صرف رضائے اِلٰہی کو مدِنظر رکھنا چاہئے اور ہر قسم کے تکبر، ریا، شہرت اور فخر سے بچنا چاہئے اِس لئے کہ قربانی کا مقصد نہ تو صرف گوشت کھانا ہے اور نہ ہی شہرت و فخر بلکہ تقویٰ اور رضائے خداوندی ہے۔

قربانی کا حکم:

اللہ تبارک وتعالیٰ (سبحانہ وتعالیٰ) نے اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کو اِرشادِ مبارک فرمایا: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ o (الکوثر:2) ''پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی کریں''۔ اِس آیت مبارکہ میں اگرچہ خطاب نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ سے ہے مگر حکم بالعموم ساری اُمّتِ مسلمہ کے لئے ہے۔ چنانچہ تمام مسلمان اِس حکمِ خداوندی کے قائل اور فاعل ہیں اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ رہیں گے۔

ماہ ذی الحجہ اور یوم عرفہ:

ذی الحجہ بڑی برکتوں والا مہینہ ہے یہ اِسلامی کیلنڈر کا آخری مہینہ ہے۔ اِس مہینہ میں اِسلام کی عظیم عبادت حج مبارک اور قربانی اَدا کی جاتی ہے۔ لاکھوں فرزندانِ توحید اور شمعِ رسالت کے پروانے اپنے خالق و مالک کے حکم کی تعمیل اور حضور سیّدنا نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی پیروی میں مگن اور مصروفِ عبادت ہوتے ہیں جو بدقسمتی سے اِس سال نہیں ہوئیں، اِس ماہ کے پہلے دس دِنوں میں یوم عرفہ کو بہت فضیلت حاصل ہے۔

بزرگ دن:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''دُنیا کے سب بزرگ دِنوں سے زیادہ بزرگ دِن ذی الحجہ کا پہلا عشرہ ہے (یعنی دس دن ہیں)۔ فرمایا گیا کہ اِن کے برابر جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں فرمایا: ہاں، اِن کے برابر جہاد فی

سبیل اللہ بھی نہیں مگر وہ کہ جس نے اپنا منہ مٹی میں آلودہ کیا۔ (یعنی جامِ شہادت نوش کیا)''۔ 1

بعد از طلوعِ چاند:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: ''جو شخص قربانی کی نیّت رکھتا ہو وہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے پر نہ تو اپنے سر اور مونچھوں وغیرہ کے بال تراشے اور نہ ہی ناخن کاٹے۔ 2 یہاں تک کہ قربانی کرے''۔ 3 (یعنی قربانی کرنے کے بعد مذکورہ بالا کام کرے اور جس کو پہلے دن قربانی نہ کرنی ہو وہ چاہے تو عید الاضحیٰ کی نماز اَدا کرنے کے بعد حجامت وغیرہ بنالے تو کوئی حرج نہیں)۔

غریبوں کے لئے قربانی کا ثواب:

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول کریم رءُوف ورحیم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: مجھے ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کرنے کا حکم ہوا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِس اُمّت کے لئے اِس دن کو عید کیا ہے تو اُس شخص نے عرض کیا اگر میرے پاس کچھ نہ ہو مگر اُونٹنی یا بکری تو کیا میں اُس کی قربانی کروں؟ تو آپ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اور اس کو بھی ذبح کر دے گا تو کام کاج میں تکلیف ہوگی لہٰذا) اپنے سر کے بال کٹوا کر ناخن تراش کر مونچھوں کے اور غیر ضروری بال تراش (مونڈ) لے' اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تیری یہی قربانی ہے۔ 4 (تم مکمل قربانی کا ثواب حاصل کر سکتے ہو) یعنی جو شخص جانور کی قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ بھی ذی الحجہ کا چاند طلوع ہونے کے بعد نہ ہی حجامت بنوائے نہ ہی ناخن کاٹے اور نہ ہی غیر ضروری بال تراشے بلکہ عید کی نماز اَدا کرنے کے بعد حجامت وغیرہ بنوائے' مونچھیں تراشے اور ناخن کاٹے تو اُس کو بھی قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

قربانی کا وقت:

حضرت سیّدنا جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں قربانی کے دن حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو اَبھی آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے ہی تھے۔ یعنی نماز سے سلام پھیرا ہی تھا کہ قربانیوں کے گوشت دیکھے جو آپ ﷺ کے فارغ ہونے سے پہلے کر دی گئی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے (جانور کو) ذَبح کر لیا ہو تو وہ اُس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے۔ 5 کتبِ اَحادیثِ مبارکہ میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا ہو اُسے دوبارہ قربانی کرنی چاہئے۔ بخاری شریف میں ہے جس نے نماز سے قبل ہی قربانی کر دی وہ اُس نے اپنے نفس کے لئے (یعنی اُس کے لئے قربانی کا اَجر وثواب نہیں ہے) اور جس نے نماز کے بعد قربانی (کا جانور) ذبح کیا اُس نے قربانی پوری کر لی اور مسلمانوں کے طریقے کو پا لیا۔

پیارا مال و زر:

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: جو روپیہ پیسہ (مال وزر) عید کے دن قربانی پر خرچ کیا گیا اُس سے زیادہ کوئی روپیہ پیسہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو پیارا نہیں۔ 6

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ نے (عید الاضحیٰ کے دن) اِرشادِ مبارک فرمایا: اِس دن پہلا جو کام ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے۔ پھر نماز سے لوٹ کر قربانی کرتے ہیں جو شخص اَیسا کرے (یعنی نماز پڑھ کر) قربانی کرے' اُس نے ہماری سُنّت پر عمل کیا اور جس شخص نے نماز سے

---

1 مجمع الزوائد جلد 4 ص 17' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 199' مسند احمد جلد 1 ص 457۔ 2 وہ عورتیں جو قربانی کرتی ہیں وہ اپنے ناخن وغیرہ نہ کاٹیں۔ 3 نسائی جلد 2 ص 201' مسلم جلد 1 ص 160' ابن ماجہ ص 234-233' ابوداؤد جلد 2 ص 30' مشکوٰۃ ص 127۔ 4 نسائی جلد 2 ص 201' ابوداؤد جلد 2 ص 29۔ 5 بخاری جلد 2 ص 132' مسلم جلد 2 ص 157' نسائی جلد 2 ص 153' ابن ماجہ ص 235' مشکوٰۃ ص 128۔ 6 طبرانی۔

پہلے قربانی کر لی تو وہ قربانی نہ ہوئی۔ بلکہ اُس نے اپنے گھر والوں کے لئے گوشت کاٹاوہ (قربانی) عبادت میں شامل نہیں ہوگی"۔ 7

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' حضور سیّدنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا: "جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اُس کی قربانی پوری ہوگئی اور وہ مسلمانوں کی سُنّت پر چلا"۔ 8

اِختیارِ مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبُردہ رضی اللہ عنہ:

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' (خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز نماز کے بعد خطبہ فرماتے ہوئے اِرشادِ مبارک فرمایا: "جس نے ہمارے جیسی نماز پڑھی اور ہمارے جیسی قربانی کی تو اُس نے قربانی کی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی (تو وہ بکری قربانی کی نہ ہوگی) بلکہ گوشت کی ہوگی۔ یہ سن کر حضرت سیّدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے تو نماز کے لئے جانے سے پہلے قربانی کی اور میں یہ سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی۔ میں نے خود بھی کھایا اپنے عیال اور ہمسایوں کو بھی کھلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **تِلْکَ شَاۃُ لَحْمٍ** "یہ بکری تو گوشت کی بکری ہے"۔ یعنی قربانی نہیں ہوئی۔

حضرت سیّدنا ابوبُردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے پاس ایک بکری ہے جو جذعہ ہے (پورے سال کی نہیں ہے)۔ وہ گوشت کے لحاظ سے دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا میں اُس کی قربانی کرسکتا ہوں فرمایا: **نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ** "ہاں مگر تیرے سوا کسی کے لئے جائز نہیں"۔

قربانی کے جانور کی قسمیں:

قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں: (1) گائے' (2) اُونٹ' (3) بکری۔ اِن کی جتنی قسمیں ہیں سب اِسی میں داخل ہیں۔ یعنی نر اور مادہ۔ سب کا ایک ہی حکم ہے۔ سب کی قربانی ہوسکتی ہے۔ گائے میں بھینس' سانڈ اور بیل بھی شمار ہے۔ بکری میں بھیڑ' دنبہ چھترا اور بکرا سب شامل ہیں۔

وہ جانور جن کی قربانی درست نہیں:

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کن جانوروں کی قربانی سے بچنا چاہئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اِشارے سے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لئے درست نہیں ہیں: (1) لنگڑا (جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو)' (2) کانا (جس کا کانا پن ظاہر ہو)' (3) بیمار (جس کی بیماری ظاہر ہو)' (4) اَیسا بیمار لاغر جس کی ہڈیوں پر مغز نہ ہو (ہڈیوں کا پنجر)۔ 9

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم (قربانی کے جانور کی) آنکھ اور کان دیکھ لیں۔ نہ لمبائی میں چرے کان کی قربانی کریں نہ چوڑائی میں کٹے کان والے جانور کی قربانی کریں۔ 10 (اِس میں زیادہ کا اِعتبار ہے اگر آدھے سے کم کٹا یا چرا ہے تو قربانی ہو جائے گی۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں: "(سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے سینگ اور کٹے کانوں والے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا۔ 11 (سینگ سے مراد خول نہیں بلکہ خول کے نیچے گلی یا مغز ہے اگر مغز پورا ہے تو قربانی جائز ہے اگرچہ خول ٹوٹا ہو۔

گائے اور اُونٹ:

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' (امام المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا: "گائے سات کی طرف سے اور اُونٹ بھی سات کی طرف

---

7 بخاری جلد2 ص832' شرح السنۃ جلد2 ص614' مسلم جلد2 ص282۔ 8 بخاری جلد2 ص832' شرح السنۃ جلد2 ص154' مسند احمد جلد2 ص614۔ 9 ترمذی جلد1 ص277' ابوداؤد جلد2 ص31' نسائی جلد2 ص202' ابن ماجہ ص234۔ 10 ابن ماجہ ص234' مشکوٰۃ ص128' ابوداؤد جلد2 ص32' ترمذی جلد1 ص275۔ 11 ابن ماجہ ص234' مشکوٰۃ ص128۔

سے ہے''۔12

قربانی کن پر واجب ہے:

جن پر قربانی واجب ہے وہ اہلِ اِیمان درج ذیل ہیں:
(1) مسلمان' (2) مالدار' (3) آزاد' (4) مقیم۔

قربانی کے دِن:

حضرت سیّدنا نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ''عیدِ قربان کے دن کے بعد قربانی دو دن اور ہے''۔ 13

جانور حرام ہونے کے اُمور:

(1) مجنون کا ذبیحہ' (2) اِتنا بچہ جو بے عقل ہو اُس کا ذبیحہ' (3) مشرک' مرتد اور مرزائی کا ذَبیحہ حرام اور مردار ہے' (4) اہلِ کتاب اگر غیر اہلِ کتاب ہو گیا تو اَب اُس کا ذبیحہ' (5) مسلمان اگر معاذ اللہ عیسائی' یہودی یا مرزائی ہو گیا کہ مرتد ہے تو اُس کا ذبیحہ' (6) عیسائی قصائی نے ذبح کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیا اور مسلمان کے علم میں یہ بات ہے تو جانور حرام ہے' (7) مسلمان قصائی نے ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کی بجائے جانور کے گلے پر چھری چلاتے وقت کہہ دیا بِسْمِ اللّٰهِ وَفُلَانٍ تو جانور حرام ہو گیا۔ کیونکہ قرآنِ پاک میں آتا ہے وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لینے سے جانور حرام ہو جاتا ہے۔ (8) خود ذبح کرنے والا بھولا نہ تھا اُسے یاد تھا مگر اللہ عزوجل کا نام نہ لیا قصداً بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ نہ کہا اگرچہ دوسروں نے نام لیا تو جانور حرام ہے' (9) بِسْمِ اللّٰهِ وَاِسْمِ فُلَان کہا اِس صورت میں بھی جانور حرام ہے۔ (10) چھینک آئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا اور لگتے ہاتھ ذبح کر دیا۔ یہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذبح کے لیے نہیں بلکہ چھینک پر مقصود تھا اِس لیے جانور حلال نہیں۔

عورت بھی ذبح کر سکتی ہے:

حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا اَپنا واقعہ ہے:
''حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اَپنی بیٹیوں کو حکم فرمایا کہ اپنی قربانیاں اپنے ہاتھ سے ذبح کریں''۔

قربانی کے گوشت کے حصّے:

قربانی دینے والا قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص یعنی غنی یا فقیر کو بھی دے سکتا ہے۔ پکا کر بھی کھلا سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصّے کریں۔ ایک حصّہ فقراء کے لئے' ایک حصّہ دوست اَحباب کے لئے اور ایک حصّہ اپنے گھر والوں کے لیے ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے اور کل کا صدقہ کر دینا بھی جائز ہے۔

تین چیزوں کی ممانعت اور پھر اِجازت:

حضرت سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا: ''میں تمہیں تین کاموں سے منع فرمایا کرتا تھا: (1) قبروں کی زیارت سے اَب زیارت کیا کرو۔ اپنی نیکیاں بڑھاؤ۔ دوسری روایت میں ہے: جو قبروں کی زیارت کا اِرادہ کرے اور جائے اِس سے آخرت کی یاد آتی ہے)' (2) میں تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا کرتا تھا اَب کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو اور (3) میں نے تمہیں سوائے مشکیزوں کے دوسرے برتنوں میں پینا منع فرمایا تھا اَب تمام برتنوں میں پیا کرو' ہاں نشہ کی چیز نہ پینا''۔14

اللہ جل جلالک اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کرونا جیسی مہلک بیماری سے ہمیں نجات عطا فرمائے۔ آمین!

12 ترمذی جلد 1 ص 276' ابوداؤد جلد 2 ص 32' نسائی جلد 2 ص 204۔ 13 موطا امام مالک ص 497' مشکوٰۃ ص 19۔ 14 ابوداؤد جلد 2 ص 32' نسائی جلد 2 ص 208۔

ذوالحجہ کا پہلا عشرہ اور ثواب

ترتیب: صاحبزادہ محمد عبدالرزاق یوسفی

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَا لِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ** 1 ''ایسے کوئی ایّام نہیں جن میں (ذوالحجہ کے پہلے) دس دنوں میں کی گئی نیکیوں سے کوئی نیکیاں زیادہ پیاری ہوں۔ 2 لوگوں نے عرض کیا' اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد بھی' اُن سے زیادہ پیارا نہیں۔ حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ (جل جلالہ) کی راہ میں جہاد بھی' اُن سے زیادہ پیارا نہیں۔ سوائے اُس کے جو اپنا جان و مال لے کر نکلا اور کچھ واپس نہ لایا''۔ 3

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ ذی شان ہے: **مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ یَعْدِلُ صِیَامُ كُلِّ یَوْمٍ مِّنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ وَّقِیَامُ كُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ** 4 ''کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ (عزوجل) کو اپنی عبادت ذی الحجہ کے پہلے عشرہ سے زیادہ پیاری ہو۔ اُن ایّام کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہوتا ہے اور اُن کی ہر رات کا قیام شبِ قدر کے قیام کے برابر''۔

حضرت سیّدنا عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا ہے: ''اللہ (عزوجل) کے ہاں کوئی دن اَفضل نہیں اور کوئی عمل اَفضل نہیں مگر اِن اَیّام یعنی ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے دس دِنوں سے محبوب نہیں۔ اِن دِنوں تہلیل' تکبیر اور ذکرِ الٰہی کثرت سے کیا کرو۔ اِن میں ایک دِن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور اِن میں نیک عمل کا ثواب سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے''۔ 5

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''دُنیا کے سب دنوں سے بزرگ دن دس ہیں یعنی ذی الحجہ کا عشرہ (یعنی پہلے دس دن) عرض کیا گیا اور کیا جہاد فی سبیل اللہ؟ فرمایا: (ہاں) اور نہ جہاد فی سبیل اللہ مگر وہ (مجاہد) جس نے اپنا منہ مٹی میں آلودہ کیا یعنی جامِ شہادت نوش کیا''۔ 6

حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **كَانَ یُقَالُ فِیْ اَیَّامِ الْعَشْرِ بِكُلِّ یَوْمٍ اَلْفُ یَوْمٍ وَّیَوْمُ عَرَفَةَ عَشَرَةُ آلَافِ یَوْمٍ یَعْنِیْ فِی الْفَضْلِ** 7 ''ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ہر دن ایک ہزار دن کے برابر ہے اور یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) دس ہزار دِنوں کے برابر ہے۔ حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ برابری فضیلت میں ہے''۔

1 بخاری حدیث نمبر 969' ابوداؤد حدیث نمبر 2438' ترمذی حدیث نمبر 757' ابن ماجہ حدیث نمبر 1727' مشکوٰۃ حدیث نمبر 1460' مرقاۃ جلد 3 ص 512' مسند احمد جلد 1 ص 224' نصب الرایۃ جلد 2 ص 156' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 484' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 198' کنز العمال حدیث نمبر 35188۔ 2 یعنی بقرعید کے پہلے عشرہ میں اللہ عزوجل کو بندوں کے نیک اَعمال بہت پیارے ہیں۔ اِن پر اللہ رب العالمین بہت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا کیونکہ یہ حج کا زمانہ ہوتا ہے۔ اِسی عشرہ میں عرفہ کا دن ہے جو تمام دِنوں سے بہتر ہے۔ اَیسے ہی ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں نیکیاں بہت قبول ہیں کیونکہ یہ زمانہ اِعتکاف کا ہوتا ہے اور اِس میں شبِ قدر بھی ہے۔ بقرعید کے پہلے عشرہ کے دن افضل ہیں اور راتیں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اَفضل ہیں۔ (مرآۃ جلد 2 ص 370 حاشیہ نمبر 3) 3 عیدالاضحیٰ کے پہلے عشرہ کے اَعمال دوسرے زمانہ کے جہاد سے اَفضل ہیں۔ ہاں اَلبتہ یہ جہاد جس میں نمازی جان و مال سب کچھ قربان کر دے' یہ اُس عشرہ کی نیکیوں سے اَفضل ہے۔ معلوم ہوا کہ اِس عشرہ کا جہاد تو بہت ہی افضل ہے۔ (مرآۃ جلد 2 ص 371 حاشیہ نمبر 1) 4 ترمذی حدیث نمبر 758' ابن ماجہ حدیث نمبر 1827 حدیث نمبر 3757' شعب الایمان جلد 3 ص 356' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 199' مجمع الزوائد جلد 3 ص 253' مشکوٰۃ حدیث نمبر 1471' مرقاۃ جلد 3 ص 520' نصب الرایۃ جلد 2 ص 157' شرح السنۃ جلد 4 ص 346 (طبع قدیم) کنز العمال حدیث نمبر 35796-35195۔ 5 شعب الایمان جلد 3 ص 356 حدیث نمبر 3758۔ 6 مجمع الزوائد جلد 4 ص 17' مسند بزار جلد 1 ص 457' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 199۔ 7 تفسیر درمنثور سورۃ البقرہ آیت 199' بیہقی فی شعب الایمان حدیث 3488۔

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

ازقلم: مفتی محمد آصف یوسفی (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

موت اُس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں جانے کے لئے

(1) یوسف المشائخ، عظیم عالمی مبلغ اسلام، حضرت علامہ الحاج پیر سیّد کبیر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تاجدار چورہ شریف۔ (2) مفسرو محقق و مدقق حضرت علامہ مولانا عبدالرزاق بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (3) مفتی ابن المفتی مناظر ابن المناظر حضرت علامہ مولانا عبدالتواب صدیقی بن مولانا محمد عمر اچھروی علیہما الرحمہ۔ (4) حضرت علامہ ابن العلامہ پروفیسر محفوظ الرحمٰن نعیمی (ناظم اعلیٰ جامعہ سراجیہ نعیمیہ برائے خواتین لاہور) بن مفتی اسلام بانی ادارہ جامعہ نعیمیہ لاہور مفتی محمد حسین نعیمی و برادر اصغر (5) محترم تاجور نعیمی۔ (6) حضرت علامہ مولانا محمد نوید یوسفی صاحب، داماد پیر طریقت، رہبر شریعت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحب (آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد)

اور کئی نامور علماء و فقہاءِ اسلام ایک ایک کر کے اِس فانی جہان سے باقی اور دائمی جہان کا سفر کر گئے اور کرتے چلے جا رہے ہیں، ابھی چند ماہ قبل ہی منیر ملت صوفی باصفاء پیر طریقت رہبر شریعت مبلغ دین اسلام حضرت علامہ الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ ایڈیٹر ماہنامہ سیدھا راستہ کا رحلت فرمانا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے قبل محقق اہلسنت مفسر قرآن شارح بخاری و مسلم علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کا رحلت فرمانا یہ اہل اِسلام اور اہل سنت کے لئے بڑا صدمہ اور دھچکا ہے۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ قرآن عظیم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان: ''کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم ہر طرف سے زمین کو کم کر رہے ہیں'' کی تفسیر میں حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمین کا کم ہونا سے مراد ہے ''زمین پر سے علماء کرام فقہاء عظام اور اہل خیر کا وصال فرما جانا''، اور بخاری و مسلم کی حدیث مبارک میں ہے ''کہ اللہ تبارک وتعالیٰ (عزوجل) دُنیا سے علم نہیں ختم فرمائے گا بلکہ علماء کو وصال دے کر علم ختم فرمائے گا حتی کوئی جب جیّد عالم نہ بچے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنے حاکم اور سردار بنالیں گے اُن سے مسائل پوچھیں گے وہ جاہل فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔ (متفق علیہ)

نیز بخاری و مسلم کی ہی حدیث پاک ہے کہ یکے بعد دیگرے علماء کرام کا وصال فرمانا یہ قیامت کی نشانیوں میں سے نشانی ہے اور حضرت سیّدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ لوگوں کی ہلاکت عوام الناس کی تباہی کس چیز میں ہے، فرمایا: علماء کرام کے وصال میں نیز اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: عالم دین کی موت ایک ایسا خلا اور رَخنہ ہے جسے لیل و نہار کا آنا جانا قیامت تک پُر اور ختم نہیں کرسکتا۔ (مسند بزار)

حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: پورے قبیلہ کا فوت ہو جانا کم نقصان ہے جبکہ ایک عالم دین وصال کر جانا زیادہ نقصان ہے۔ (ابن عساکر، دیلمی)

امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ستر (70) عابد فوت ہوں تو شیطان اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا ایک عالم دین کے وصال پر خوش ہوتا ہے، اتنے بڑے بڑے جید علماء دین اِسلام کا رحلت فرمانا ایسا خلا ہے جو قیامت تک پُر نہیں کیا جاسکتا۔ اَیسے وقت مسلمانان خواص و عوام کی ذمہ داری اور فریضہ دینی بنتا ہے کہ وہ مدارس اسلامیہ اہل سنت و جماعت کی ترقی کے لئے محنت کریں، اپنا پیسہ با مقصد کام کے لئے خرچ کریں، دینی طلباء کرام پر محنت کر کے اِن کو جید علماء کرام بنائیں اور جو علماء کرام زندہ وحیات ہیں اُن کی قدر کریں اُن کے علوم وفنون سے فیوض و برکات حاصل کریں، ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم موت کے بعد آنسو بہاتے اور فکر مند ہوتے ہیں جبکہ اَصل فائدہ اُن سے زندگی میں محبت کرنے اور حاصل کر لینے کا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام علماء اِسلام اہل سنت و جماعت کے درجات بلند فرمائے لواحقین کو اُن کا مشن جاری رکھنے کی ہمت و طاقت اور توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

ایک نورانی سفر مبارک اور تین عظیم معجزات

حضرت سیّدنا یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اُونٹ کے پاس سے گزرے اُس پر پانی لایا جاتا تھا، جب اُس اُونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلا اُٹھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی، خاتم الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا اِس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے مجھے فروخت کر دو۔ اُس نے عرض کیا، نہیں، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم آپ ﷺ کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں، لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے اُن کی معیشت کا اِنحصار صرف اِسی پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سن لے! جب تو نے اِس کی یہ صورت بیان کی ہے تو اِس نے کثرتِ عمل اور قلتِ خوراک کی شکایت کی تھی، تم اِس کے ساتھ اَچھا سلوک کرو۔ پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو ختم الرسل حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سو گئے، ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اُس نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا، اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا، جب ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اِس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اِجازت طلب کی کہ وہ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو سلام کرے، لہٰذا اُسے اِجازت دی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی۔ نبی الحرمین حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے اُسے اُس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا نکل جا، کیونکہ میں محمد ﷺ اللہ (عزوجل) کا رسول ہوں ﷺ۔ پھر ہم نے سفر شروع کر دیا، جب ہم واپس آئے اور اُسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ ﷺ نے اُس عورت سے اُس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اُس نے عرض کیا، اُس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔ [1]

([1] مشکوٰۃ حدیث نمبر 5922، مجمع الزوائد جلد 3 ص 95، شرح السنۃ حدیث نمبر 3718، مسند احمد جلد 4 ص 173، مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 618-617 جلد 4 حدیث نمبر 170، دلائل النبوۃ جلد 6 ص 23، ابن حبان حدیث نمبر 844، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 6 ص 117۔)

میاں لائٹ ہاؤس کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

میاں لائٹ ہاؤس

دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243

مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

ہمارا مقصد اشاعتِ دین
اور دکھی انسانیت کی خدمت

مجھے دینِ اسلام سے پیارا ہے

گائے کی قربانی

میں حصہ ڈالئے

فی حصہ 13000 کم و بیش

بفیضان نظر

صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیر طریقت رہبرِ شریعت نیّرِ اوجِ شرافت، زبدۃ العارفین پیکرِ ایثار و وفا فنافی الرسول حضرت علامہ مولانا الحاج

منیرِ اسلام

مُنیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے)

عید کی خوشیوں میں

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب

غریبوں مسکینوں یتیموں بیواؤں کی مدد کے لئے

قربانی کا حصّہ اور کھال عطیہ کیجئے

زیرِ سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا

صاحبزادہ والاشان

بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس) دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجرپورہ شریف لاہور

0313-3333777

زیرِ نگرانی

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ

صاحبزادہ والاشان

خلیل احمد یوسفی ایم فل دامت برکاتہم العالیہ

ناظم اعلیٰ جامعہ یوسفیہ طلباء وطالبات

0321-8868693

حکومتی ایس او پیز کے مطابق

قربان گاہ

متصل جامع مسجد نگینہ

بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور

ابھی فون کریں اور کارِ خیر میں حصہ ڈالیں

0321-4649886
0321-4303858
042-36880027-28